حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام پیش کرنے کے ساتھ ساتھ
صحابہ کرام علیہم الرضوان پر بالتبع درود بھیجنے سے متعلق تصریحات پر مشتمل ایک شاندار علمی رسالہ بنام

النور التام فی بیان حکم الصلاۃ تبعاً علی الاصحاب الکرام

یعنی

صحابہ کرام پر دُرود بھیجنے کے بارے میں حکم شرعی

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری عطاری مدظلہ العالی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام پیش کرنے کے ساتھ ساتھ
صحابہ کرام علیہم الرضوان پر بالتبع درود بھیجنے سے متعلق تصریحات پر مشتمل ایک شاندار علمی رسالہ بنام

النور التام فی بیان حکم الصلاۃ تبعاً علی الاصحاب الکرام

یعنی

صحابہ کرام پر دُرود بھیجنے کے بارے میں حکمِ شرعی

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری عطاری مدظلہ العالی

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال:

نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام پڑھنے کا قرآن مجید میں حکم دیا گیا اور احادیث طیبہ بھی اس موضوع پر کثیر ہیں۔ اس کے علاوہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور فرشتوں پر درود بھیجا جاتا ہے۔ ان ہستیوں کے علاوہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آل پاک، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم پر درود پڑھنا خود درودِ ابراہیمی سے ثابت ہے، جو ہر مسلمان ہر نماز میں پڑھتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر بزرگانِ دین پر بھی درود و سلام پڑھنا، لکھنا، بھیجنا قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے عمل سے ثابت ہے یا نہیں؟ نیز درود میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کرنے کے متعلق سلف صالحین کا طریقہ کار کیا تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انسانوں میں سب سے افضل ہستیاں ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کئی اقسام ہیں: جیسے خلفائے اربعہ، عشرہ مبشرہ، اصحابِ بدر، اصحابِ اُحد، اصحابِ بیعتِ رضوان، اہل بیت، وغیرہ رضی اللہ عنہم۔ ان میں کئی اقسام ایک دوسرے میں داخل بھی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی افراد کی تعداد کے اعتبار سے ایک بڑی تقسیم تو مہاجرین و انصار ہے اور دوسری تقسیم وہ ہے جو آیت میں بیان کی گئی یعنی فتحِ مکہ سے پہلے اور بعد والے۔

اس آخری تقسیم کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں درجہ بندی

فرمادی کہ فتحِ مکہ سے پہلے والے، بعد والوں سے افضل ہیں۔ یہ معاملہ افضلیت کا ہے، لیکن جہاں تک بارگاہِ خداوندی میں ان کے مقبول اور جنتی ہونے کا معاملہ ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز (جنت) کا وعدہ فرمالیا ہے " اس سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی اور خدا کے مقبول بندے ہیں۔ ہر صحابی رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت کی نسبت سے ہمارے لیے واجبِ تعظیم ہے اور کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی گستاخی حرام اور گمراہی ہے۔ قرآن و حدیث عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان سے معمور ہیں اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو بھی اس عظمت و شان سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت کے بارے میں ارشاد فرمایا: "بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔"(1)

اسی پاک گروہ کی ایمانی قوت، قلبی کیفیت اور عملی حالت قرآن میں یوں بیان فرمائی گئی: "محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت تورات میں (مذکور) ہے۔ اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔ (ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی، پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لیے بڑھائی) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلائے۔ اللہ نے ان میں سے ایمان

1... پارہ 11، سورۃ التوبہ، آیت 100۔

والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔"(1)

یہی متقین، صالحین، خاشعین، صدیقین کے سردار ہیں جن کے دلوں کی تطہیر اور نفوس کا تزکیہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کیا اور بذاتِ خود کیا، جیسا کہ قرآن میں ہے: "بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناکھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"(2)

اور یہی وہ ہستیاں ہیں جن کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے معیار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اگر وہ (غیر مسلم) بھی یونہی ایمان لے آئیں جیسا (اے صحابہ) تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پاگئے۔"(3)

اسی مبارک گروہ کی سب سے بڑی تعداد کا نام مہاجرین وانصار ہے، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بالکل صراحت سے جنت ومغفرت ورزق کریم یعنی عزت والی روزی کا مژدہ سناتے ہوئے فرمایا: "اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔"(4)

ان ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امت میں سب سے افضل اور فائق ہونا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں واضح کیا: "میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو برا بھلا نہ کہو، اس لیے کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو وہ اُن کے ایک مُد (ایک پیمانہ) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مد

1... پارہ26، سورۃ الفتح، آیت29۔

2... پارہ4، سورہ آل عمران، آیت164۔

3... پارہ1، سورۃ البقرہ، آیت137۔

4... پارہ10، سورۃ الانفال، آیت74۔

کے آدھے کو۔"(1)

ان ہی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے، ان کی محبت کو نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم سے محبت اور ان سے بغض کو نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم سے بغض قرار دیا اور ان کے متعلق دل و زبان سنبھالنے کا حکم دیا۔ حدیثِ پاک میں ہے: "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنالینا۔ پس جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، تو اس نے میرے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ایذا پہنچائی، تو اس نے ضرور مجھے ایذا پہنچائی، اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی، تو ضرور اس نے اللہ پاک کو ایذا پہنچائی اور جس نے اللہ پاک کو ایذا پہنچائی، تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے۔"(2)

اوپر ذکر کردہ آیات و احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہے اور یہ خدا سے راضی ہیں۔ ان کے لیے جنت کے باغات ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھی ہیں، کفار کے مقابلے میں سخت اور آپس میں نرم دل، عبادت و رکوع و سجدہ کے شوقین، رضائے الٰہی کے طلب گار، نورانی چہروں والے، پاک دل، پاک سیرت، اصحابِ حکمت، معیاری ایمان والے، راہِ خدا میں جان، مال، گھربار قربان کرنے والے، مومنوں کے مددگار، سچے ایمان والے، خدا کی طرف سے مغفرت و رزق کریم کے مستحق، امت میں سب سے افضل، ان کی محبت، نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی محبت، ان سے بغض، نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے بغض، انہیں تکلیف دینا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو تکلیف دینا ہے۔ ان کی تعظیم فرض، توہین

1... صحیح البخاری، کتاب اصحاب النبی، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لو کنت متخذا خلیلا"، جلد5، صفحہ8، حدیث3673، دار طوق النجاۃ۔

2... سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد5، ص696، حدیث3862، مطبوعہ شرکۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر۔

حرام اور ان کے گستاخ، خدا کی گرفت کے شکار ہوں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر دُرود کا حکم:

درود و سلام کے متعلق حکمِ شرعی کی تفصیل یہ ہے کہ انبیاء اور فرشتوں علیھم السلام پر اجتماعاً، انفراداً، استقلالاً، تبعاً ہر طرح درود و سلام پڑھنا، بھیجنا مسلمات وقطعیات میں سے ہے، جیسے یوں لکھنا، کہنا، انبیائے کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام، ملائکہ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام، جبکہ غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام میں معزز و مکرم و محترم ہستیوں کے حوالے سے حکمِ شرعی یہ ہے کہ ان سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں ہیں، لیکن ان کے لیے مستقل درود و سلام یا صرف درود یا صرف سلام کا صیغہ استعمال کرنا جمہور اہل سنت، ائمہ اربعہ اور اکثر علمائے ملت کے نزدیک منع ہے، جبکہ احناف کی کثیر کتابوں میں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ خواہ اجتماعاً ہو یا انفراداً۔

ہاں مستقل جداگانہ درود نہ ہو، بلکہ ضمنی اور تبعی طور پر ہو، تو تمام اہلسنت اور مذاہبِ اربعہ کے نزدیک بالکل جائز ہے، جیسے صحابہ کرام علی نبینا و علیھم الصلوٰۃ والسلام، اہل بیت کرام علی نبینا و علیھم الصلوٰۃ والسلام، امت محمدیہ علی صاحبہا و علیہا الصلوٰۃ والسلام، امت مسلمہ علی صاحبہا و علیہا الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابو بکر صدیق علی سیدہ و نبیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عمر فاروق علی سیدہ و نبیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عثمان غنی علی سیدہ و نبیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت علی علی سیدہ و نبیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت فاطمہ علی ابیہا الکریم وعلیہا الصلوٰۃ والتسلیم، امام حسین علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم، غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

اس حوالے سے امام شرف الدین نَوَوِی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 676ھ / 1277ء) کا کلام بہت خوبصورت ہے، آپ لکھتے ہیں: ”لا يصلى على غير الانبياء الا تبعا لأن الصلاة في لسان السلف مخصوصة بالأنبياء صلاة الله وسلامه عليهم كما أن قولنا عز وجل مخصوص بالله سبحانه وتعالى فكما لا يقال محمد عز وجل وان كان عزيزا جليلا لا يقال أبو بكر

صلی اللہ علیہ و سلم وان صح المعنی (الی ان قال) **واتفقوا علی أنه یجوز أن یجعل غیر الانبیاء تبعا لهم في ذلك فیقال اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وأزواجه وذریته وأتباعه** لأن السلف لم یمنعوا منه وقد أمرنا به في التشهد وغیره "ترجمہ: انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور پر صرف تبعاً ہی درود پڑھا جائے، کیونکہ لفظ صلوٰۃ سلف صالحین کی اصطلاح میں انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے، جس طرح ہمارا "عزو جل" کہنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، لہٰذا جس طرح "محمد عزو جل" نہیں کہا جا سکتا، حالانکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی عزیز و جلیل ہیں، اسی طرح "ابو بکر صلی اللہ علیہ و سلم" بھی نہیں کہا جا سکتا، اگرچہ اس کا معنی صحیح بنتا ہے (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر رحمت اور سلامتی ہو۔ (امام نووی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آگے جاکر فرمایا:) **غیر انبیاء علیہم السلام پر تبعاً درود پڑھنے کے جائز ہونے پر علماء کا اتفاق ہے، لہٰذا یوں پڑھا جائے "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وأزواجه وذریته وأتباعه"** کیونکہ سلف صالحین نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا، بلکہ ہمیں تو تشہد وغیرہ میں اس کا حکم ہے۔[1]

دوسرے انداز سے یہ تفصیل یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف منسوب امت مسلمہ کے افراد پر تین طرح کے الفاظ بولے جاتے ہیں، (۱) اہل بیت اطہار، (۲) صحابہ کرام، (۳) عام امت۔ اِن میں اہل بیتِ رضی اللہ عنہم پر ضمنی اور تبعی طور پر درود بھیجنے پر تو کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ درودِ ابراہیمی میں موجود ہے (اگرچہ وہاں بھی لفظِ آل کا دوسرا معنیٰ تمام امت اور تیسرا معنیٰ متقی لوگ ہیں) اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیاء و صالحین پر ضمنی درود بھیجنے کے حوالے سے بھی اہلسنت میں کوئی اختلاف نہیں اور سب اس قسم کے درود و سلام پر متفق ہیں۔

غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر مستقل درود کیوں نہیں بھیجا جاسکتا؟

اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ زَیلَعی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:743ھ /

---

[1] ... شرح مسلم للنووی، باب الدعاء لمن اتی بصدقتہ، جلد07، صفحہ185، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

1342ء) لکھتے ہیں:”(ولا يصلى على غير الأنبياء والملائكة إلا بطريق التبع) لأن في الصلاة من التعظيم ماليس في غيرها من الدعوات، وهي لزيادة الرحمة والقرب من الله تعالى، ولا يليق ذلك بمن يتصور منه الخطايا والذنوب. وإنما يدعى له بالعفو والمغفرة والتجاوز **إلا تبعا بأن يقول اللهم صل على محمد وآله وصحبه** ونحوه لأن فيه تعظيم النبي“ترجمہ: انبیاء اور فرشتوں علیہم السلام کے علاوہ کسی اور پر تبعاً ہی درود پڑھا جائے، کیونکہ درود میں جو تعظیم ہے وہ دیگر دعاؤں میں نہیں ہے، نیز یہ اللہ کی خاص رحمت اور قرب میں اضافے کے لیے ہے جو معصوم عن الخطاء الذنوب (خطاؤں اور گناہوں سے معصوم ذات) کے علاوہ کسی اور کے شایان شان نہیں اور غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لئے محض بخشش و مغفرت کی دعا کی جا سکتی ہے، **ہاں درود کے الفاظ تبعا ہوں تو جائز ہے، جیسے اللهم صل على محمد وآله وصحبه وغیرہ الفاظ کہے**، کیونکہ اس میں دراصل نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی تعظیم ہے۔[1]

مستقل درود پر علمی ابحاث اور اقوالِ فقہاء:

اوپر حکمِ شرعی کے بیان میں ہم نے لکھا ہے کہ غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر ضمنی اور تبعی طور پر درود بھیجنے کے جائز ہونے پر کسی کا اختلاف نہیں، بلکہ وہ بالاتفاق جائز ہے، خواہ وہ ضمنی درود و سلام اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم پر بھیجا جائے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم پر، البتہ مستقل درود میں ہمارا راجح موقف عدمِ جواز کا ہے، لیکن اس میں بہر حال علماء کا اختلاف موجود ہے۔ یہاں اس کی کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں۔

علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1270ھ/1853ء) لکھتے ہیں:”وأما الصلوة على غير الأنبياء والملائكة عليهم السلام فقد اضطربت فيها أقوال العلماء“ ترجمہ: غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر درود پڑھنے کے متعلق علمائے کرام کے اقوال میں

1... تبیین الحقائق، جلد06، صفحہ 228، مطبوعہ قاہرہ۔

کافی اختلاف ہے۔ (1)

اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "فقیل تجوز مطلقاً قال القاضی عیاض وعلیه عامة أهل العلم واستدل له بقوله تعالی ﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ﴾ وبما صح فی قوله صلی اللہ علیه وسلم اللهم صل علی آل أبی أوفی وقوله علیه الصلوٰۃ والسلام وقد رفع یدیه اللھم اجعل صلواتک ورحمتک علی آل سعد بن عبادة" ترجمہ: کہا گیا کہ غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر درود بھیجنا مطلقاً جائز ہے۔ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: اکثر اہل علم جواز کے قائل ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا (جس میں ارشاد ہوتا ہے) "اللہ اور اس کے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں۔" اسی طرح حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے اللہ! درود بھیج آل ابی اوفی پر۔ دوسری حدیث پاک میں ہے، حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! اپنی رحمت و بخشش آل سعد بن عبادہ پر کردے۔ (2)

لیکن ائمہ دین اور علمائے امت کی اکثریت نے غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر مستقل درود سے منع کیا، بعض نے مکروہ تنزیہی اور بعض نے خلاف اولیٰ کہا ہے، چنانچہ شارِح بخاری، علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ / 1451ء) لکھتے ہیں: "قال أبو حنیفة وأصحابه ومالک و الشافعی والأکثرون إنه لا یصلی علی غیر الأنبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام استقلالا فلا یقال اللهم صل علی آل أبی بکر ولا علی آل عمر أو غیرهما ولکن یصلی علیهم تبعا" ترجمہ: امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور امام مالک، امام شافعی اور اکثر ائمہ و علماء رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی

1... تفسیر روح المعانی، فی التفسیر سورۃ الاحزاب، آیت 56، جلد 22، صفحہ 85، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

2... تفسیر روح المعانی، سورۃ الاحزب، آیت 43، جلد 22، صفحہ 85، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

عَلَیْھِم نے فرمایا کہ غیر انبیاء علیہم السلام پر استقلالاً درود نہ پڑھا جائے۔ یوں نہ کہا جائے کہ اے اللہ! درود بھیج آل ابوبکر پر یا آل عمر یا فلاں فلاں پر، بلکہ تبعاً درود بھیجے۔[1]

"روح المعانی" میں ہے: "وفی روایۃ عن أحمد کراھۃ ذلک استقلالاً ومذھب الشافعیۃ أنہ خلاف الأولی" ترجمہ: امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے بھی ایک روایت یہی ہے کہ غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر استقلالاً درود بھیجنا مکروہ ہے، جبکہ شوافع کا مذہب ہے کہ خلافِ اولیٰ ہے۔[2]

امام شرف الدین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 676ھ / 1277ء) لکھتے ہیں: "واختلف أصحابنا فی الصلوۃ علی غیر الأنبیاء ھل یقال ھو مکروہ، أو ھو مجرد ترک أدب؟ والصحیح المشھور أنہ مکروہ کراھۃ تنزیۃ" ترجمہ: ہمارے اصحاب نے غیر انبیاء علیہم السلام پر درود لکھنے، بولنے کے بارے میں اختلاف کیا کہ کیا یہ مکروہ ہے یا ترکِ ادب؟ صحیح مشہور مذہب یہی ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔[3]

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 852ھ / 1449ء) لکھتے ہیں: "و استدل بہ علی جواز الصلوۃ علی غیر الأنبیاء و کرھہ مالک والجمھور" ترجمہ: اس سے غیر انبیاء علیہم السلام پر درود کے جائز ہونے کا استدلال کیا ہے۔ امام مالک اور جمہور نے اسے مکروہ کہا۔[4]

احناف کی بعض کتب میں یوں آیا ہے کہ نہ پڑھا جائے جیسا کہ ہندیہ، تبیین الحقائق

1... عمدۃ القاری، کتاب الزکوۃ، باب صلوۃ الامام۔۔۔، جلد 05، صفحہ 556، دار الفکر۔

2... تفسیر روح المعانی، فی تفسیر سورۃ الاحزاب، آیت 56، جلد 22، صفحہ 85، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

3... شرح مسلم، کتاب الصلوۃ، جلد 4، صفحہ 128، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

4... فتح الباری، کتاب الزکوۃ، باب صلوۃ الامام الخ، جلد 07، صفحہ 204، الرسالۃ العالمیہ۔

اور بحر الرائق میں ہے:"ولا یصلی علی غیر الأنبیاء والملائکۃ إلا بطریق التبع" ترجمہ: غیر انبیاء وملائکہ علیہم السلام پر درود نہ بھیجا جائے سوائے بطریقِ تبع۔

امام کمال الدین ابنِ ھُمّام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:861ھ/1456ء) لکھتے ہیں:"وکرہ الصلاۃ علی غیر الأنبیاء، وقیل لا تکرہ" ترجمہ: غیر انبیاء علیہم السلام پر درود پڑھنا مکروہ ہے اور کہا گیا کہ مکروہ نہیں ہے۔[1]

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ مثلاً: موسیٰ علیہ السلام عیسی علیہ السلام جبرئیل علیہ السلام نبی اور فرشتے کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔"[2]

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:606ھ/1209ء) لکھتے ہیں:"ان أصحابنا یمنعون من ذکر صلوات اللہ علیہ وعلیہ الصلوۃ والسلام إلا فی حق الرسول "ترجمہ: ہمارے اصحاب، نبی علیہ السلام کے علاوہ کے حق میں "صلوات اللہ علیہ "اور"علیہ الصلوۃ والسلام" کے الفاظ سے منع کرتے ہیں۔[3]

ابو الفداء علامہ اسماعیل حقی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1127ھ/1715ء) مکروہِ تنزیہی کی صراحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"واما الصلوۃ علی غیر الانبیاء فتجوز تبعا بان یقول اللھم صل علی محمد وعلی آلہ ویکرہ استقلالا وابتداء کراھۃ تنزیہ کما ھو الصحیح الذی علیہ الاکثرون "ترجمہ: غیر انبیاء علیہم السلام پر درود تبعاً جائز ہے کہ یوں کہا جائے اے اللہ! درود بھیج محمد

1... فتح القدیر، باب صفۃ الصلاۃ، جلد01، صفحہ317، دار الفکر۔

2... بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ465، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

3... تفسیر کبیر، فی التفسیر سورۃ التوبہ، آیت103، جلد06، صفحہ136، دار احیاء التراث العربی۔

اور ان کی آل پر اور اسقلالاً و ابتداءً مکروہ تنزیہی ہے اور جیسا کہ یہی صحیح ہے، جس پر علماء کی اکثریت ہے۔(1)

اکثر فقہائے احناف نے بالاستقلال غیر نبی و ملک پر درود کو ناجائز فرمایا ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "دُرود وہ تعظیم ہے کہ بالاستقلال انبیاء و ملائکہ علیھم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں۔"(2)

دوسری جگہ فرماتے ہیں: "صلوٰۃ وسلام بالاستقلال انبیاء و ملائکہ علیھم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کے لیے نہیں، ہاں تبعاً جائز ہے، جیسے "اللھم صل و سلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی اٰل سیدنا و مولانا محمد۔"(3)

جامع المعقول والمنقول، علامہ عبد العزیز پرہاروی حنفی چشتی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1239ھ / 1824ء) لکھتے ہیں:" لایجوز التصلیۃ والتسلیم علی غیر الانبیاء استقلالا عند المحققین من اھل السنۃ "ترجمہ: محققین علمائے اہلسنت کے نزدیک غیر نبی علیہ السلام پر استقلالاً دُرود وسلام جائز نہیں۔(4)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/ 1836ء) لکھتے ہیں:"واختلف ھل تکرہ تحریما أو تنزیھا أو خلاف الأولی وصحح النووی فی الأذکار الثانی لکن فی خطبۃ شرح الأشباہ للبیری من صلی علی غیرھم أثم وکرہ وھو الصحیح "ترجمہ: اختلاف کیا گیا ہے کہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی یا خلافِ اولیٰ؟ امام نووی نے

1... تفسیر روح البیان، سورۃ الاحزاب، آیت 56، جلد 07، صفحہ 177، دار احیاء التراث العربی۔

2... فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 518، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

3... فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 390، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

4... النبراس علی شرح العقائد، صفحہ 24، مطبوعہ کراچی۔

اذکار میں مکروہ تنزیہی کو صحیح کہا۔ لیکن "خطبۃ شرح الاشباہ للبیری" میں ہے کہ غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر جو درود پڑھے، وہ گنہگار ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے اور یہی صحیح ہے۔[1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود بھیجنے کی بحث کا خلاصہ:

انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم السلام کے علاوہ کسی پر بھی درود پڑھنے کے بارے میں علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں:

امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی (اور ایک روایت میں امام احمد) اور اکثر علمائے کرام نے غیر نبی و ملک علیہما السلام پر بالاستقلال درود سے منع فرمایا، جبکہ بالتبع بھیجنے کی اجازت دی ہے، جیسا کہ کئی تفاسیر جیسے تفسیر رازی، تفسیر روح البیان اور احناف کی کئی کتب مثلاً: بحر الرائق، تبیین الحقائق و بہار شریعت وغیرہ میں بالاستقلال درود سے منع کو ذکر کیا گیا ہے، پھر یہ ممانعت کس درجے کی ہے، اس میں بھی اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ مستقل درود کی ممانعت خلاف اولیٰ کے درجے میں ہے۔[2]

(۲) امام مالک اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل و جمہور علمائے کرام علیہم الرحمۃ کے نزدیک ممانعت مکروہ کے درجے میں ہے۔ فتح القدیر وغیرہ کئی کتب میں بھی مطلق مکروہ کے قول کو ذکر کیا گیا ہے۔[3]

لیکن علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے روح البیان میں اور امام نووی شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی شرح مسلم میں اپنے اصحابِ شافعیہ سے کراہتِ تنزیہی کے قول کی صحت پر جزم فرمایا ہے۔[4]

1... ردالمحتار، کتاب الخنثی، مسائل شتی، جلد 10، صفحہ 483، دار عالم الکتب۔

2... تفسیر روح المعانی، جلد 22، صفحہ 85، بیروت۔

3... تفسیر روح المعانی، جلد 22، صفحہ 85، بیروت۔۔۔ فتح القدیر، جلد 01، صفحہ 317، دار الفکر۔

4... تفسیر روح البیان، جلد 07، صفحہ 177، بیروت۔۔۔ شرح مسلم، جلد 4، صفحہ 128، بیروت۔

جبکہ نبراس، شامی اور فتاوی رضویہ وغیرہا کتب میں کراہت تحریمی کو راجح طور پر بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ کی صراحت اور امام اہلسنت علیہ الرحمۃ کے اسلوب سے واضح ہے۔ (1)

قاضی عیاض اور کئی اصحابِ علم کی رائے کے مطابق مطلقاً (یعنی بالاستقلال ہو یا بالتبع، بہر حال) اس کا جواز ہے۔

غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لیے مستقل دُرود بھیجنے کو ناجائز کہنے والوں نے دو علتوں پر مسئلے کی بنیاد رکھی ہے، جو درج ذیل ہیں:

(1) یہ انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ و السلام کے ساتھ خاص ہے۔

(2) یہ اہل بدعت کا شعار ہے۔

پہلی علت کی تفصیل:

شروع سے ہی مستقل طور پر درود وسلام انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ صحابی رسول حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما و سلف صالحین سے اس کی ممانعت ثابت ہے۔ چنانچہ ابو عبد اللہ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 606ھ/1209ء) لکھتے ہیں: "عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنہ قال لا تنبغی الصلوٰۃ من أحد علی أحد إلا فی حق النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام" ترجمہ: حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما سے مروی ہے کہ سوائے نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے کسی پر درود بھیجنا درست نہیں۔ (2)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: " و اختارہ غیر واحد من الفقہاء والمتکلمین أنہ یجب تخصیص النبی صلی اللہ علیہ

1... النبراس شرح عقائد، صفحہ 24، مطبوعہ کراچی۔۔۔ ردالمحتار، جلد 10، صفحہ 483، دار عالم الکتب۔۔۔ فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 518۔

2... تفسیر کبیر، فی التفسیر سورۃ التوبہ، آیت 103، جلد 06، صفحہ 136، دار احیاء التراث العربی۔

وسلم وسائر الأنبیاء بالصلوٰۃ والتسلیم کما یختص اللہ سبحانہ عند ذکرہ بالتقدیس و التنزیہ" ترجمہ: متعدد فقہاء اور متکلمین نے اس موقف کو اختیار کیا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کی تخصیص واجب ہے، جیسا کہ اللہ جل شانہ کے ذکر کے وقت تقدیس و تنزیہ کے الفاظ اس کے ساتھ مختص ہیں۔ [1]

علامہ عبد العزیز پرہاروی حنفی چشتی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1239ھ/1824ء) لکھتے ہیں: "ان ھذا فی عرف السلف من شعار الانبیاء فلزم التخصیص بھم کما لا یجوز ان یقال فی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزوجل وان کان عزیزا جلیلا" ترجمہ: بے شک اسلاف کے عرف میں یہ (درود و سلام) انبیائے کرام علیہم السلام کے شعار میں سے ہے، تو اس کی ان کے ساتھ تخصیص لازم ہے، جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں عَزَّوَجَلَّ کا لفظ بولا جانا، جائز نہیں، حالانکہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عزیز و جلیل ہیں۔ [2]

دوسری علت کی تفصیل:

علامہ محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1270ھ / 1853ء) لکھتے ہیں کہ صدرِ اول (پہلے زمانے) میں غیر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ درود و سلام نہ تھا، لیکن بعد میں اہل بدعت نے اسے شروع کیا، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "والتشبیہ بأھل البدع منھی عنہ فتجب مخالفتھم" ترجمہ: بدعتی لوگوں سے مشابہت اختیار کرنا منع ہے، لہٰذا ان کی مخالفت کرنا واجب ہے۔ [3]

یہی علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: "والتشبہ بأھل البدع

1... رد المحتار، مسائل شتی، جلد 10، صفحہ 484، دار عالم الکتب۔

2... النبراس علی شرح العقائد، صفحہ 24، مطبوعہ کراچی۔

3... تفسیر روح المعانی، فی التفسیر سورۃ الاحزاب، آیت 56، صفحہ 85، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

منهي عنه فتجب مخالفتهم "ترجمہ: مفہوم گزر چکا۔[1]

مفتی جلال الدین امجدی رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1422ھ / 2001ء) لکھتے ہیں: "یہ مختلف فیہ ہے۔ جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ استقلالاً وابتداء جائز نہیں ہے اور اتباعاً جائز ہے، یعنی امام حسین علیہ السلام کہنا جائز نہیں ہے اور امام حسین علی نبینا وعلیہ السلام جائز ہے۔"[2]

صلوٰۃ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

لغت میں "صلوۃ" کا معنیٰ "دعا" ہے۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے، جیسے یوں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ صلوٰۃ (درود) بھیجتا ہے، تو اِس سے مراد رحمت ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرماتا ہے اور جب اس کی نسبت فرشتوں کی طرف کی جائے کہ فرشتے درود بھیجتے ہیں، تو مراد استغفار ہوتی ہے یعنی فرشتے متعلقہ فرد کے بارے میں بخشش کی دعا کرتے ہیں اور جب بندوں کی طرف نسبت کی جائے کہ بندے درود پڑھتے ہیں، تو مراد دُعا ہوتی ہے۔ (البتہ فرشتوں کے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر درود کا معنیٰ دعائے رحمت ہے۔)[3]

مُحقِّق علی الاِطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1052ھ /1642ء) لکھتے ہیں: "صلوۃ کے کئی معنی ہیں: دعا، رحمت، استغفار نیز لفظِ صلوۃ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے معنی میں آتا ہے۔"[4]

علامہ عبد الغنی نابلسی حنفی رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1143ھ /1730ء) لکھتے ہیں: (والصلوة) وهي من الله الرحمة ومن الملائكة الاستغفار۔۔۔ ومن المؤمنين دعاءله ببعثه المقام المحمود ۔۔۔ (والسلام) اى الدعاء بالسلامة من كل قدح ونقصان او هو مصدر

1... ردالمحتار، کتاب الخنثی، مسائل شتی، جلد10، صفحہ 484، دار عالم الکتب۔

2... فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 267، شبیر برادرز، لاہور۔

3... التفسیرات الاحمدیہ، صفحہ 634، مطبوعہ ملتان۔

4... اشعۃ اللمعات، جلد 01، صفحہ 434، مطبوعہ کوئٹہ۔

بمعنی سلمه الله ای جعله سالماً" ترجمہ: صلوٰۃ کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف ہو، تو اس کا معنی رحمت نازل کرنا ہے، ملائکہ کی طرف ہو، تو مراد استغفار کرنا ہوتا ہے۔۔۔اور مؤمنین کی طرف نسبت ہو، تو مراد آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے مقامِ محمود پر فائز ہونے کی دعا مانگنا ہے۔۔۔اور سلام سے مراد ہر عیب و نقصان سے سلامتی کی دعا کرنا یا بطورِ مصدر، یہ معنی ہے کہ اللہ انہیں سلامت رکھے۔[1]

غیر نبی علیہ السلام کے لیے صلوٰۃ (درود) کا لفظ قرآن سے

اوپر تمہید میں بیان ہو چکا کہ غیر انبیاء علیہم السلام پر درود و سلام کی ممانعت مطلقاً نہیں، بلکہ یوں ہے کہ صرف انہی پر درود بھیجیں تو منع ہے، جبکہ پہلے کسی نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کے بعد ضمنی طور پر غیر نبی پر بھی درود ہو، تو حرج نہیں، جیسے سیدتنا فاطمۃ الزہراء علی ابیھا وعلیھا الصلوۃ والسلام، سیدنا امام حسین علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوۃ والتسلیم اب یہاں سے وہ دلائل پیش کیے جائیں گے، جن میں غیر نبی علیہ السلام کے لیے قرآن مجید میں درود کے الفاظ موجود ہیں۔

غیر نبی علیہ السلام کے لیے درود کی پہلی آیت:

صلوۃ (درود) کا لفظ قرآن کریم میں صابرین کے لیے بیان فرمایا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔[2]

اس آیت کی تفسیر میں امام علاؤ الدین محمد بن علی المعروف امام خازن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 741ھ/1341ء) لکھتے ہیں: ﴿عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ﴾ قال ابن عباس: ای" مغفرة من ربهم"۔۔۔وانما جمع الصلوات لانه عنى مغفرة بعد مغفرة ورحمة بعد رحمة۔۔۔قیل وانما ذكر الرحمة بعد الصلوات، لان الصلوة من الله الرحمة" ترجمہ: ﴿عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن

1... الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیہ، جلد 1، صفحہ 7 تا 9، مطبوعہ استنبول، ترکی۔

2... پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 157۔

رَّبِّهِمْ﴾ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ان کے رب کی طرف سے ان پر صلوٰۃ ہو، اس سے مراد یہ ہے کہ رب کی طرف سے ان کی مغفرت ہو۔۔۔۔۔لفظ صلوٰۃ کو جمع ذکر کیا، کیونکہ اس سے مراد پے درپے مغفرت ورحمت ہے۔۔۔۔ایک قول یہ ہے کہ صلوٰۃ کے بعد رحمت کو اس وجہ سے ذکر کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا معنیٰ رحمت ہے۔(گویا عطفِ تفسیری ہے۔)[1]

اور تفسیر جلالین میں ہے: "﴿أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ﴾ ای مغفرۃ "ترجمہ: ان پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں یعنی مغفرت ہے۔[2]

غیر نبی علیہ السلام خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کی دوسری آیت:

قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے صحابہ کرام علیہم الرضوان پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں: چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا﴾ ترجمہ: وہی (اللہ) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لیے دعا کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ (اللہ) مسلمانوں پر مہربان ہے۔[3]

اس آیت کے شان نزول کے متعلق حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ﴾ نازل فرمائی تو مہاجر اور انصار صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ شرف تو خاص آپ کے لیے ہے، لیکن اس میں ہمارے لیے کوئی فضیلت نہیں (یعنی صلوۃ سے ہمیں تو حصہ نہیں ملا)۔اس پر

1... تفسیر خازن، جلد 01، صفحہ 95، دار الکتب العلمیہ۔

2... تفسیر جلالین، صفحہ 30، مطبوعہ لاہور۔

3... پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 43۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا "وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جو تم پر صلوٰۃ یعنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے تم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں یعنی تمہارے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔"[1]

غیر نبی علیہ السلام خصوصاً صحابہ کرام علیھم الرضوان پر درود کی تیسری آیت:

اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے زکوۃ وصول کرنے کے بعد ان پر صلوٰۃ کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ ترجمہ: اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوۃ وصول کرو، جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور **ان کے حق میں (صلوٰۃ) دعائے خیر کرو۔** بے شک تمہاری صلوٰۃ (دعا) ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔[2]

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر درود کے الفاظ احادیثِ نبویہ سے

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر درود کی پہلی حدیث:

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتاه قوم بصدقتهم قال اللهم صل على آل فلان فأتاه أبي بصدقته فقال اللهم صل على آل أبي أوفى" ترجمہ: جب کوئی رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس صدقہ لاتا، تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اس کے حق میں دُعا کرتے۔ چنانچہ میرے والد صاحب بھی صدقہ لے کر حاضر ہوئے، تو حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے دعا کی "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى" اے اللہ! ابی اوفی کی اولاد پر صلوٰۃ (یعنی رحمت) نازل فرما۔[3]

1... تفسیر القرطبی، جلد14، صفحہ 198، مطبوعہ دار الکتب المصریہ، قاہرہ۔

2... پارہ10، سورۃ التوبہ، آیت 103۔

3... صحیح البخاری، باب صلوٰۃ الامام ودعائہ لصاحب الصدقۃ، صفحہ 239، دار الحضارہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کی دوسری حدیث:

حضرت ابو حمید ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے درود کے یہ صیغے نقل کیے:"اللھم صل علی محمدو علی ازواجه وذريته كما صليت على آل ابراهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد" ترجمہ: اے اللہ! (ہمارے آقا) محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر، ان کی ازواج اور اولاد پر درود بھیج، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا اور (ہمارے آقا) محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر، ان کی ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما، جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔[1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کی تیسری حدیث:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات:275ھ/888ء) نے سنن ابی داؤد میں ترجمۃ الباب "**باب الصلوٰۃ علی غیر النبی**" (**غیر نبی** علیہ السلام **پر درود کا باب**) کے عنوان سے قائم کیا اور اس کے تحت درج ذیل حدیث نقل کی: "عن جابر بن عبد الله أن امرأة قالت للنبي صلى الله عليه وسلم صل علي وعلى زوجي فقال النبي صلى الله عليه وسلم صلى الله عليك وعلى زوجك" ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی کہ میرے اور میرے شوہر کے لیے دعائے رحمت (صلوٰۃ) فرمادیں، تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "صلى الله عليكِ وعلى زوجكِ" تجھ پر اور تیرے شوہر پر اللہ تعالیٰ صلوٰۃ (یعنی رحمت) بھیجے۔[2]

1... صحیح البخاری، صفحہ 1018، دار الحضارہ۔۔۔ الصحیح لمسلم، صفحہ 131، دار الحضارہ۔

2... سنن ابی داؤد، الصلوٰۃ علی غیر النبی، صفحہ 197، دار الحضارہ للنشر والتوزیع۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کی چوتھی حدیث:

سنن ابوداؤد میں تفصیلی حدیث مبارک ہے، جس کا مضمون یہ ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر تشریف لائے اور گھر کے باہر کھڑے ہو کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" فرمایا، حضرت سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آہستہ آواز میں "وعلیکم السلام" کہہ دیا، چنانچہ آپ کے بیٹے حضرت قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ آپ بلند آواز سے جواب دے کر نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اندر تشریف لانے کا اِذن کیوں نہیں دے رہے؟ تو حضرت سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بطورِ سلام ہمیں مزید دعائیں دینے دو، چنانچہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ سلام فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پھر آہستہ جواب دیا، آپ نے تیسری دفعہ سلام فرمایا، آپ نے پھر آہستہ جواب دیا، چنانچہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب نہ آنے پر واپس تشریف لے جانے لگے تو پیچھے سے فوراً حضرت سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے اور جواب نہ دینے کی وجہ عرض کی، چنانچہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس اُن کے گھر تشریف لائے۔ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غسل کے لیے پانی مہیا کیا، اور غسل کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک چادر پیش کی، تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق میں یوں دعا کی: "رفع رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام یدیہ وھو یقول: اللھم اجعل صلواتك ورحمتك علی آل سعد بن عبادۃ" ترجمہ: سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے دعا کی کہ اے اللہ! سعد بن عبادہ کے اہلِ خانہ پر اپنی خاص برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔[1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کی پانچویں حدیث:

سنن ابوداؤد اور مسند احمد میں الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ حضرت ابوحمید ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

1... سنن ابی داؤد، صفحہ 640، رقم حدیث 5185، دار الحضارہ للنشر والتوضیح۔

عَنْہُ کی روایت اس طرح موجود ہے:"اللھم صل علی محمدو علی ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید "ترجمہ: اے اللہ! (ہمارے آقا) **محمد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر، ان کی ازواج اور اولاد پر درود بھیج، جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا اور (ہمارے آقا) **محمد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر، ان کی ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما، جیسا کہ تو نے **سارے جہانوں میں** ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔[1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کی چھٹی حدیث:

ابن عدی نے حضرت **علی** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی روایت سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے درود کے یہ صیغے نقل کیے:"اللھم اجعل صلواتک ورحمتک علی محمد وازواجہ وذریتہ وامھات المؤمنین کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید " ترجمہ: اے اللہ! (ہمارے پیارے نبی) **محمد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر، ان کی ازواج اور اولاد پر اور امہات المؤمنین پر درود اور رحمتیں بھیج، جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی ازواج اور ان کی آل پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔[2]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کی ساتویں حدیث:

علامہ **محمد** بن عبد الرحمن سخاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات:902ھ /1497ء) "القول البدیع" میں نقل فرماتے ہیں:"وروینا فی فوائد الخلعی من حدیث ابی یخامر السکسکی معضلا، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال: اللھم صل علی أبي بکر فإنه یحبك ویحب رسولك، اللھم صل علی عمر فإنه یحبك ویحب رسولك، اللھم صل علی

1... سنن ابی داؤد، صفحہ 125، رقم حدیث 979، دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، مسند احمد، جلد 09، صفحہ 152، دار الفکر۔

2... الکامل فی الضعفاء، جلد 04، صفحہ 344، دار الکتب العلمیہ۔

عثمان فإنه يحبك ويحب رسولك، اللهم صل على علي فإنه يحبك ويحب رسولك اللهم صل على أبي عبيدة بن الجراح فإنه يحبك ويحب رسولك، اللهم صل على عمرو بن العاص فإنه يحبك ويحب رسولك "ترجمہ: ہم نے فوائد خلعی میں ابو یخامر سے معضلاً حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! ابو بکر پر صلوٰۃ (یعنی رحمت) نازل فرما کہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے، اے اللہ! عمر پر صلوٰۃ (یعنی رحمت) نازل فرما کہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے، اے اللہ! عثمان پر صلوٰۃ (یعنی رحمت) نازل فرما کہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے، اے اللہ! علی پر صلوٰۃ (یعنی رحمت) نازل فرما کہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے، اے اللہ! ابو عبیدہ بن جراح پر صلوٰۃ (یعنی رحمت) نازل فرما کہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے، اے اللہ! عمرو بن عاص پر صلوٰۃ (یعنی رحمت) نازل فرما کہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے۔[1]

انبیاء و ملائکہ علیھم السلام کے علاوہ صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنھم و دیگر اشخاص کے لیے صلوٰۃ (درود) کے الفاظ کا جواز تفسیری کتابوں سے

شروع رسالے میں کافی تفاسیر کے حوالے موجود ہیں، یہاں کچھ مزید حوالے لکھے جاتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔[2]

اس آیت کے تحت تفسیرات احمدیہ میں ہے: "ثم انھم ذکروا ان الصلوۃ علی غیرہ وآلہ بطریق التبعیۃ جائز وبالاستقلال مکروہ "ترجمہ: پھر علمائے کرام نے یہ مسئلہ ذکر کیا کہ حضور

1... القول البدیع، صفحہ 138، مؤسسۃ الریان۔

2... پارہ 22، سورہ احزاب، آیت 56۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ کسی پر اور آپ کی آل پر تبعاً درود پڑھنا جائز ہے، جبکہ استقلالاً پڑھنا مکروہ ہے۔ [1]

تفسیر مدارک میں ہے:"وان صلى على غيره على سبيل التبع كقولك صلى الله على النبي وآله فلا كلام فيها، واما اذا افرد غيره من اهل البيت بالصلوة فمكروه "یعنی: اگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی اور پر تبعاً درود پڑھا جائے، مثلاً: یوں کہا جائے" صلى الله على النبي وآله "، تو اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں اگر کوئی الگ سے (مستقل طور پر) اہل بیت میں سے کسی پر درود پڑھے، تو یہ مکروہ ہے۔ [2]

اور روح المعانی میں ہے:"لا يصلي على غير الأنبياء والملائكة عليهم الصلاة والسلام إلا بالتبع لأن في الصلاة من التعظيم ما ليس في غيرها من الدعوات وهي لزيادة الرحمة والقرب من الله تعالى فلا تليق بمن يتصور منه الخطايا والذنوب ولاقت عليه تبعاً لما في ذلك من تعظيم المتبوع "یعنی: انبیاء اور فرشتوں علیہم السلام کے علاوہ کسی اور پر تبعاً ہی درود پڑھا جائے، کیونکہ درود میں جو تعظیم ہے وہ دیگر دعاؤں میں نہیں ہے، نیز یہ اللہ کی خاص رحمت اور قرب میں اضافے کے لیے ہے جو معصوم عن الخطاء والذنوب (خطاؤں اور گناہوں سے معصوم ذات) کے علاوہ کسی اور کے شایان شان نہیں، ہاں تبعاً ایسا کیا جاسکتا ہے کہ اس میں دراصل متبوع کی ہی تعظیم ہے۔ [3]

صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں:" آپ (صلَّی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلَّم) کے تابع کر کے آپ (صلَّی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلَّم) کے

1... تفسیرات احمدیہ، صفحہ 635، مطبوعہ ملتان۔

2... تفسیر مدارک، جلد 03، صفحہ 44، دار الکلم الطیب، بیروت۔

3... روح المعانی، جلد 11، صفحہ 06، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

آل واصحاب رضی اللہ عنہم ودُوسرے مؤمنین پر بھی دُرود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ (صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نامِ اَقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔" مزید فرماتے ہیں:" درود شریف میں آل و اصحاب رضی اللہ عنہم کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر درود مقبول نہیں۔ درود شریف اللہ تعالی کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے، عُلَماء نے اللھم صل علی محمّد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یاربّ! محمّدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند، ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقاعنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اوّلین و آخِرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء، مرسلین وملائکہ اور تمام خَلق پر ان کی شان بلند کر کے۔"[1]

انبیاء وملائکہ علیہم السلام کے علاوہ صحابہ واہلِ بیت رضی اللہ عنہم ودیگر اشخاص کے لیے صلوٰۃ (درود) کے الفاظ کا جواز کتبِ احادیث وشروحات حدیث سے

امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:256ھ/870ء) نے بخاری شریف میں ایک باب کا عنوان یہ لکھا ہے:"هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم؟" ترجمہ: کیا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا دوسروں پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟ اور پھر اس باب کے تحت یہ حدیثِ مبارک ذکر فرمائی:" عن ابن أبي أوفى، قال: كان إذا أتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم بصدقته قال: «اللهم صل عليه» فأتاه أبي بصدقته، فقال: «اللهم صل على آل أبي أوفى» "ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں صدقہ لے کر حاضر ہوتا، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1]... خزائن العرفان، صفحہ 788، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

فرماتے: اے اللہ! اس پر درود نازل فرما، پھر (ایک مرتبہ) میرے والد صدقہ لے کر نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفی کی آل پر صلوۃ (درود و رحمت) بھیج۔ [1]

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 275ھ/888ء) نے ایک باب کا عنوان یہ قائم کیا ہے: "الصَّلَاةعَلَى غَيرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم "ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا دوسرے پر درود بھیجنا اور اس باب میں یہ حدیث مبارک روایت کی ہے: "عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ "ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میرے لیے اور میرے خاوند کے لیے دعا کیجئے، تو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے خاوند پر صلوۃ (رحمت) نازل فرمائے۔ [2]

شارحِ بخاری، علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) "شرح ابی داؤد" میں لکھتے ہیں: "وقد اختلف العلماء في الصلاة على غير الأنبياء فقال مالك وأبو حنيفة، والشافعي والأكثرون: لا يصلّى على غير الأنبياء استقلالا، لا يقال: اللهم صل على أبي بكر، أو عمر، أو علي، أو غيرهم، **ولكن يُصلّى عليهم تبعا، فيقال: اللهم صل على محمد وآل محمد وأصحابه وأزواجه وذريته كما جاءت الأحاديث** "یعنی غیر انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام پر درود پڑھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، امام مالک، امام اعظم، امام شافعی اور اکثر

1... صحیح البخاری، جلد 5، صفحہ 2339، رقم الحدیث 5998، بیروت، لبنان، دار ابن کثیر الیمامہ۔

2... سنن ابی داود، جلد 2، صفحہ 88، الحدیث 1533، مطبوعہ دار الفکر۔

ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ غیر انبیاء علیہم السلام پر استقلالاً درود نہ پڑھا جائے، لہٰذا اس طرح نہ کہا جائے: اللھم صل علی أبي بکر یا اللھم صل علی عمر یا اللھم صل علی عليٍ وغیرہ، **ہاں ان پر تبعاً درود پڑھا جاسکتا ہے، جیسے اللھم صل علی محمد و آل محمدٍ و أصحابه و أزواجه و ذریته**، جیسا کہ اس بارے میں احادیث آئی ہیں۔[1]

علامہ شہاب الدین رملی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 957ھ / 1550ء) فرماتے ہیں: " وأجاب عنه من لم یجز ذلك وهو الشافعي ومالك والجمهور بأن الصلاة لما كانت حقا للنبي صلی اللہ علیه وآله وسلم كان له أن ینعم بها علی غیره، وغیره لا یتصرف فیما لیس حقا له، كما أن صاحب المنزل یجلس غیره علی تكرمته وغیره لا یفعل ذلك "یعنی (احادیث میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود بھیجا، جبکہ ہمیں یہ منع ہے، تو اس پر کلام کرتے ہوئے لکھا ہے کہ) جن ائمہ دین نے مستقل درود بھیجنے کی اجازت نہیں دی اور وہ امام شافعی، امام مالک اور جمہور ہیں، انہوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ درود جب سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حق ہے، تو وہ کسی اور پر بھی یہ عنایت فرما سکتے ہیں، ہاں کوئی اور جس کا یہ حق نہ ہو، اسے اس میں تصرف کا اختیار نہیں، جس طرح گھر کا مالک کسی اور کو اپنی معزز جگہ پر بٹھا سکتا ہے لیکن کوئی اور یہ نہیں کر سکتا۔[2]

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ / 1971ء) لکھتے ہیں: "درود شریف صرف نبی یا فرشتوں علیہم السلام پر ہو سکتا ہے، غیر نبی پر نبی کے تابع ہو کر دُرود جائز، بالاستقلال مکروہ۔"[3]

1... شرح سنن ابی داؤد للعینی، جلد 05، صفحہ 443،444، مطبوعہ ریاض۔

2... شرح سنن ابی داؤد للرملی، جلد 7، صفحہ 360، مطبوعہ دار الفلاح۔

3... مرآۃ المناجیح، جلد 02، صفحہ 91، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔

انبیاء وملائکہ علیھم السلام کے علاوہ صحابہ واہلِ بیت علیھم الرضوان ودیگر اشخاص کے لیے صلوۃ (درود) کے الفاظ کے جواز پر فقہی جزئیات

صحابہ کرام واہل بیت عظام علیھم الرضوان پر درود شریف بھیجنے کا یہ حکم فقہی کتابوں میں نہایت واضح طور پر موجود ہے کہ اصالۃً (مستقل طور پر) تو نہیں بھیجا جاسکتا، البتہ تبعاً (تابع کرکے) بھیجا جاسکتا ہے۔

علامہ شمس الدین تمر تاشی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1004ھ) "تنویر الابصار" میں تحریر فرماتے ہیں: " ولا یصلی علی غیر الانبیاء ولا علی غیر الملائکۃ الا بطریق التبع "یعنی انبیائے کرام علیھم السلام اور فرشتوں کے علاوہ کسی پر درود نہیں بھیجا جاسکتا، مگر بطورِ تَبعِیَّت بھیجا جا سکتا ہے۔[1]

اس کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: " لان فی الصلوۃ من التعظیم ما لیس فی غیرھا من الدعوات ، و ھی زیادۃ الرحمۃ والقرب من اللہ تعالی ، ولا یلیق ذلک بمن یتصور منہ الخطایا والذنوب الا تبعا بأن یقول : اللھم صل علی محمد و آلہ و صحبہ وسلم ، لان فیہ تعظیم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم "یعنی کیونکہ صلوٰۃ میں وہ تعظیم ہے جو دوسری دعاؤں میں نہیں ہے، اور یہ اللہ تعالٰی کی خاص رحمت اور قرب ہے، اور یہ اس شخص کے لیے مناسب نہیں ہے جس سے گناہوں اور خطاؤں کا صدور ممکن ہو، مگر تبعاً درود بھیجا جاسکتا ہے اس طور پر کہ یوں کہے: اے اللہ! حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اور آپ کی آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما، کیونکہ اس میں (دراصل) نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی تعظیم ہے۔[2]

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرت عبد اللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ والی

1... تنویر الابصار مع درالمختار ورد المحتار، جلد6، صفحہ 753، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

2... رد المحتار مع الدر المختار، جلد10، صفحہ 483، دار عالم الکتب۔

درود کی حدیثِ پاک کی توجیہ میں فرماتے ہیں: ”وحديث صلى الله على آل أبي أوفى الصلاة حقه، فله أن يصلي على غيره ابتداء أما الغير فلا“ ترجمہ: رہی ”صلى الله على آل أبي أوفى“ والی حدیث، تو درود سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حق ہے ، اپنے علاوہ جس پر چاہیں پڑھیں ، لہٰذا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی پر استقلالاً بھی درود پڑھ سکتے ہیں، کسی اور کے لیے اس کی اجازت نہیں۔[1]

علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 956ھ / 1049ء) لکھتے ہیں: ”ولا يجوز أن يصلي على غير الأنبياء والملائكة إلا بطريق التبع“ یعنی: انبیاء اور فرشتوں علیہم السلام کے علاوہ کسی اور پر درود پڑھنا جائز نہیں، مگر تبعاً درود پڑھنا جائز ہے۔[2]

علامہ ابو المعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 616ھ / 1219ء) لکھتے ہیں: ”وقال أبوحنيفة رضی الله عنه: لا يصلى أحد على أحد إلا على النبي، وهو قول محمد رحمه الله وقال أبو يوسف رحمه الله: لا بأس به، وإن ذكر غير النبي على أثر النبي في الصلاة، فلا بأس به بلا خلاف“ یعنی: امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بھی شخص صرف کسی نبی علیہ السلام پر ہی درود پڑھ سکتا ہے ، یہی امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے ، جبکہ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: غیر نبی پر درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر درود میں نبی علیہ السلام کے ذکر کے بعد غیر نبی کا ذکر کیا جائے ، تو بالاتفاق اس میں کوئی حرج نہیں۔[3]

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ويكره أن يصلي على غير النبي صلى الله عليه وآله وأصحابه وحده فيقول: اللهم صل على فلان، ولو جمع في الصلاة بين النبي صلى الله عليه وآله وأصحابه وبين غيره فيقول: **اللهم صل على محمد وعلى آله وأصحابه جاز،**

1... رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد 9، صفحہ 569، دار عالم الکتب۔

2... ملتقی الابحر مع مجمع الانہر، جلد 04، صفحہ 491، دار الکتب العلمیہ۔

3... المحیط البرہانی، جلد 10، صفحہ 109، مطبوعہ شبکۃ مشکاۃ الاسلامیہ۔

كذا في فتاوى قاضي خان "ترجمہ: حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ تنہا کسی اور پر، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آل و اصحاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُم پر درود پڑھنا مکروہ ہے، جیسے کوئی کہے "اللهم صل على فلان" ہاں اگر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آپ کی آل و اصحاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُم وغیرہ پر درود پڑھا جائے، مثلاً: "اللهم صل على محمد وعلى آله وأصحابه "کہے، تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح فتاوی قاضی خان میں ہے۔[1]

امام اہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "صلوۃ وسلام بالاستقلال انبیاء وملائکہ علیھم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کے لیے نہیں، ہاں بہ تبعیت جائز ہے۔ جیسے "اللھم صلی وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا و مولانا محمد" اور صحابہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کے لیے رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کہا جائے، اولیاء وعلماء کو رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِم یا قدست اسرارھم، اور اگر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کہے جب بھی مضائقہ نہیں۔"[2]

مفتی محمد وقار الدین رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1413ھ / 1992ء) لکھتے ہیں: "نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر صلوۃ و سلام بھیجنے کے بعد تبعاً دوسرے لوگوں پر بھی درود پڑھنا جائز ہے۔"[3]

صحابہ کرام علیہم الرضوان پر ضمناً و تبعاً درود بھیجنے کے متعلق امت مسلمہ کا عمل

گزشتہ ساری ابحاث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبیوں اور فرشتوں کے علاوہ کسی بھی شخص پر جداگانہ مستقل طور پر درود بھیجنا جائز نہیں، لیکن اگر پہلے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجا جائے اور اس کے ساتھ اہل بیت عظام، صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم و دیگر پر ضمنی طور پر درود بھیجا جائے، تو جائز ہے اور

1... الفتاوی الہندیہ، جلد05، صفحہ 315، دار الفکر۔

2... فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 391، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

3... وقار الفتاوی، جلد اول، صفحہ 134، بزم وقار الدین۔

یہ طریقہ ہمیشہ سے مسلمانوں میں چلتا آرہا ہے۔ اس پر کثیر دلائل ہیں۔ آئندہ صفحات میں امت کے صحابہ کرام واہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم پر درود وسلام بھیجنے سے متعلق مختلف صورتوں کو نقل کیا جارہا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کے متعلق امت کے عمل کی پہلی صورت:

منصوص و منقول صیغہ ہائے درود میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم **پر درود:** درود پاک کے مختلف صیغے جو حدیث کی کتابوں اور فضائلِ درود کی کتابوں میں منقول ہیں، خود ان صیغوں میں صحابہ کرام، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہم پر درود مذکور ہے، جیسا کہ اوپر (صفحہ 21 تا25) وہ احادیث وروایات نقل کی گئی ہیں، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درود پاک کے منقول صیغوں میں صحابہ کرام وازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہم پر درود بھیجنا ثابت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کے متعلق امت کے عمل کی دوسری صورت:

امت مسلمہ کے اکابرین سے درود پڑھنے یا دوسروں کو بتانے کے جو صیغے منقول ہیں، ان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم **پر درود وسلام موجود ہے، چنانچہ سلف صالحین کے عام انداز میں یہ الفاظ** "صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم" معمولی فرق کے ساتھ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

امام الساجدین، زین العابدین حضرت علی بن حسین رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہ (سالِ وفات:94ھ /712ء) کے بارے میں منقول ہے:" أنه صلی في الملتزم بين الباب والحجر ثم دعا ثم قال ---- وصلی علی محمد وعلی آله **وصحبه** وسلم تسليماً "ترجمہ: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہ نے ملتزم میں کعبہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان نماز پڑھی، پھر دعا مانگی ---(جس میں یہ الفاظ بھی

تھے)”وصلی علی محمد وعلی آلہ **وصحبه** وسلم تسلیماً۔“[1]

امام حسن بصری تابعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:110ھ/728ء) سے **منقول درودِ پاک کے الفاظ میں صحابہ کرام** رَضِیَ اللہُ عَنْہُم **کا ذکر یوں موجود ہے:**”وعنه أيضاً أنه كان إذا صلى على النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وأصحابه وأولاده وأهل بيته وذريته ومحبيه واتباعه وإشياعه وعلينا معهم أجمعين يا أرحم الراحمين، ورواه النميري أيضاً وعنه أيضاً قال من أراد أن يشرب بالكأس الأوفى من حوض المصطفى فليقل اللهم صل على محمد وعلى آله وأصحابه وأولاده وأزواجه وذريته وأهل بيته واصهاره وأنصاره وأشياعه ومحبيه وأمته وعلينا معهم أجمعين يا أرحم الراحمين

”ترجمہ: امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجتے، تو یوں کہتے:”اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وأصحابه وأولاده وأهل بيته وذريته ومحبيه واتباعه وإشياعه وعلينا معهم أجمعين يا أرحم الراحمين “ اور اسے نمیری نے بھی روایت کیا ہے اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو مصطفیٰ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوض سے بھرا ہوا جام پینا چاہے، تو اسے چاہیے کہ یوں درود پڑھے: اللهم صل على محمد وعلى آله وأصحابه وأولاده وأزواجه وذريته وأهل بيته واصهاره وأنصاره وأشياعه ومحبيه وأمته وعلينا معهم أجمعين يا أرحم الراحمين۔“[2]

علامہ نبہانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1350ھ/1932ء) **”سعادۃ الدارین“ میں ارشاد فرماتے ہیں:”شیخ عارف باللہ عبد اللہ بن محمد مغربی اپنے شیخ عبد اللہ شریف علیمی** رحمۃ اللہ علیہما (جو خود بھی مقام ولایت پہ فائز تھے اور اپنے کئی شاگردوں کو اس مقام تک پہنچایا، ان) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں

1... القول البدیع ملتقطاً، صفحہ 400، مؤسسۃ الریان۔

2... القول البدیع، صفحہ 123،122، مؤسسۃ الریان۔

کہ ان کا معمول تھا کہ ہر دن پچیس ہزار دفعہ درج ذیل درود پاک پڑھا کرتے تھے:"اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی **وعلی آلہ وصحبہ** وسلم۔"[1]

علامہ قسطلانی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:923ھ/1517ء) "مسالك الحنفاء" میں ارشاد فرماتے ہیں:"شیخ نور الدین الشونی احمدی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ درود شریف کی مجلس منعقد کیا کرتے تھے، اس مجلس کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوا کرتی تھی، ایک مرتبہ اس مجلس میں موجود ایک شخص نے دیکھا کہ سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجلس کے درمیان موجود شخص کو جگا رہے تھے کہ جسے درود پڑھتے پڑھتے اونگھ آگئی تھی، شیخ نور الدین الشونی احمدی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ جن پندرہ طریقوں سے درود پڑھتے تھے، ان میں سے دو یہ ہیں:

(1) اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد **وعلی آلہ وصحبہ** وسلم عدد ما کان وعدد ما یکون، وعدد ما ھو کائن فی علم اللہ۔

(2) اللھم صل علی سیدنا محمد **وعلی آلہ وصحبہ وسلم** عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ۔"[2]

علامہ نبہانی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1350ھ/1932ء) "سعادۃ الدارین" میں مزید ارشاد فرماتے ہیں:" بعض عارفین و صوفیاء سے منقول ہے کہ جو شخص نماز مغرب کے بعد یہ درود "اللھم صل علی سیدنا محمد **و آلہ وصحبہ** بعدد کل حرف جری بہ القلم" دس مرتبہ پڑھے، تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔"[3]

اسی طرح ابو العباس شیخ احمد دیربی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1151ھ/1738ء) نے اپنے

1... سعادۃ الدارین، صفحہ 241،238، دار الفکر۔

2... مسالک الحنفاء الی شارع الصلوۃ علی المصطفی، صفحہ 487،486، دار الکتب العلمیہ۔

3... سعادۃ الدارین، صفحہ 244، دار الفکر، بیروت۔

مجربات میں سے اس درود کو ذکر کیا: " اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک ورسولک النبی الامی **وعلی آلہ وصحبہ** وسلم کلما ذکرک الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون الخ " پھر فرمایا کہ بعض نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جو سونے کے لیے بستر پر جانے کے بعد گیارہ راتوں تک ہر روز سو مرتبہ یہ درود پڑھے اور کامل طہارت و پاکیزگی کی حالت میں سیدھی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سو جائے، تو اسے سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہو گی۔ "[1]

تاج الدین علامہ عمر بن علی فاکہانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:734ھ/1334ء) کے درودِ پاک کے صیغے نقل کرتے ہوئے علامہ محمد بن عبد الرحمن سخاوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات:902ھ / 1497ء) لکھتے ہیں: "امام فاکہانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ذکر فرمایا کہ انہیں اس کے ذکر کی کیفیت کا الہام کیا گیا اور وہ یہ ہے۔۔۔" اللھم صل علی سیدنا محمد الذي صلی علیه ربنا في محکم کتابه وأمر أن یصلی علیه ویسلم، صلی اللہ علیه **وعلی آله وأصحابه وأزواجه** ما أنھلت الدیم، وما جرت علی المذنبین أذیال الکرم، وسلم تسلیماً وشرف وکرم، انتھی۔ "[2]

شارِح بخاری، علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:855ھ/1451ء) **صلوۃ الرغائب** کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "فإذا رفع رأسه یقول: اللھم صل علی النبی الأمی **وعلی آله وصحبه** وسلم سبعین مرۃ " ترجمہ: توجب اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرے، تو ستر (70) مرتبہ یہ کہے: "اللھم صل علی النبی الأمی **وعلی آله وصحبه** وسلم۔ "[3]

علامہ سخاوی اور ابن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے احادیث سے درود کے جو صیغے جمع فرمائے ہیں، ان میں بھی اصحاب رضی اللہ عنہم پر درود کے الفاظ ہیں۔ چنانچہ سعادۃ الدرین میں منقول الفاظ ملاحظہ

1... سعادۃ الدارین، صفحہ 243، 244، دار الفکر۔

2... القول البدیع ملتقطاً، صفحہ 130، 129، موسسۃ الریان۔

3... البنایہ شرح الہدایہ، کتاب الصلوۃ، عدد رکعات التطوع، جلد 2، صفحہ 522، مطبوعہ بیروت۔

ہوں: ” وعلی ازواجه امهات المؤمنین وذریته واهل بیته **وآله واصحابه وانصاره واتباعه**“[1]

علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:911ھ/1505ء) سے **منقول** درود پاک یہ ہے: ” والصلوٰة و السلام علی سیدنا محمد المبعوث بالایات البینات **وعلی و آله و صحبه وازواجه الطاهرات**“[2]

امام ابو البقاء المعروف بابن ضیاء حنفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:854ھ/1450ء) ”تاریخ مکہ“ میں، نورالدین علامہ علی بن احمد سمہودی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:911ھ/1505ء) ”وفاء الوفاء“ میں، امام ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد فیروزآبادی شیرازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:817ھ/1414ء) ”المغانم المطابۃ فی معالم الطابۃ“ میں، ابو الیمن مجیر الدین امام عبد الرحمٰن علیمی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:928ھ/1521ء) ”الانس الجلیل بتاریخ القدس و الخلیل“ میں اور ان کے علاوہ متعدد بزرگانِ دین نقل فرماتے ہیں: واللفظ للاول: ” چاہیے کہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونے والا دل کے خشوع، نیچی نگاہوں اور پست آواز اور اعضاء کے اطمینان و سکون کے ساتھ یہ کہے: ” السلام علیك یا رسول اللہ، السلام علیك یا نبی اللہ، والسلام علیك یا خیر اللہ من خلقه، السلام علیك یا حبیب اللہ۔۔۔ **السلام علیك وعلى أهل بيتك الطاهرين، السلام عليك وعلى أزواجك الطاهرات أمهات المؤمنين، السلام عليك وعلى أصحابك وآلك أجمعين، السلام عليك وعلى سائر الأنبياء والمرسلين وسائر عباد الله الصالحين۔**“[3]

1... سعادۃ الدارین، صفحہ 236، 235، دار الفکر۔

2... الحاوی للفتاوی، مقدمۃ الکتاب، ج1، ص07، دار الکتب العلمیہ۔

3... تاریخ مکۃ، کیفیۃ السلام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم حال الزیارۃ، صفحہ 343، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

علامہ شُرُنبلالی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1069ھ/1658ء)"نورالایضاح"میں دعائے قنوت کے بیان میں دعائے قنوت کے یہ الفاظ نقل فرماتے ہیں:"اللهم أهدنا بفضلك فيمن هديت وعافنا فيمن عافيت وتولنا فيمن توليت وبارك لنا فيما أعطيت وقنا شر ما قضيت إنك تقضي ولا يقضى عليك إنه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت **وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم**"[1]

یہی علامہ شُرُنبلالی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1069ھ/1658ء) **مسجدِ قباء شریف میں نوافل ادا کرنے کے بعد والی دعا کا بیان کرتے ہوئے مراقی الفلاح میں لکھتے ہیں:** "مستحب ہے کہ ہفتے یا اس کے علاوہ کسی دن مسجد قباء شریف میں حاضر ہو اور اس میں نماز ادا کرے اور اپنی دعا کے بعد جو کلمات پسند ہوں، وہ الفاظ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) کہے:" يا صريخ المستصرخين يا غياث المستغيثين يا مفرج كرب المكروبين يا مجيب دعوة المضطرين صل على سيدنا محمد وآله واكشف كربي وحزني كما كشفت عن رسولك حزنه وكربه في هذا المقام يا حنان يا منان يا كثير المعروف والإحسان يا دائم النعم يا أرحم الراحمين **وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما دائما أبدا يا رب العالمين آمين**"[2]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کے متعلق امت کے عمل کی تیسری صورت:

درود ابراہیمی میں صحابہ رضی اللہ عنہم پر درود موجود ہے کہ اس میں آل محمد کا تذکرہ ہے اور لفظ "آل" کے یہاں تین معانی بیان کیے گئے ہیں:

(۱) پہلا معنی: اولادِ پاک، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور تمام بنی ہاشم۔

1... نور الایضاح، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر، صفحہ 26، شبکۃ مشکاۃ الاسلامیہ۔

2... مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، جلد 04، صفحہ 343، دار الکتب العلمیہ۔

(۲) دوسرا معنی: ہر نیک و متقی مسلمان۔

(۳) تیسرا معنی: تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

آل سے مراد اہل بیت کرام علیہم الرضوان ہونا، تو واضح ہی ہے اور اس سے مراد امتِ مسلمہ ہونا بھی کثیر محدثین وشارحین رحمہم اللہ کے فرامین سے ثابت ہے، جبکہ آل سے ہر متقی مراد ہونا تو خود نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیان فرمایا، چنانچہ **المعجم الکبیر میں ہے:** "عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ" ترجمہ: حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا، آل محمد کون ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہر پرہیز گار۔[1]

ان میں سے دو معانی کے اعتبار سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درود ابراہیمی کے درود میں شامل ہیں، ایک تو امت مسلمہ کے اعتبار سے اور دوسرا متقی ہونے کے اعتبار سے کہ پرہیز گار کے لفظ کا اولین مصداق ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شان ﴿ویزکیھم﴾ سے سب سے پہلے جن لوگوں کا تزکیہ نفس فرمایا، وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے۔

درودِ ابراہیمی میں لفظ "آلِ محمد" کے معانی میں کلامِ ائمہ و محدثین و علماء:

علامہ عبدالواحد بن اسماعیل الرویانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 502ھ) فرماتے ہیں: "المراد به من كان على دينه، **وهم جميع أمته** لقوله تعالى: ﴿أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ (المؤمن،46)، وأراد به من كان على دينه. وقد روى أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن آل محمد، فقال: **"كل مؤمنٍ تقي إلى يوم القيامة"**۔ والأول أصح"

ترجمہ: آل سے مراد وہ تمام لوگ ہیں، جو دینِ محمدی پر ہیں اور یہ تمام امت ہے، جس طرح اللہ پاک کے فرمان: (فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو) میں آلِ فرعون سے مراد وہ تمام لوگ ہیں

[1] ... المعجم الاوسط، جلد02، رقم الحدیث3332، دار الفکر۔

جو فرعون کے دین پر تھے اور ایک روایت میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آلِ محمد کی مراد کے متعلق سوال کیا گیا، تو ارشاد فرمایا: قیامت تک آنے والا ہر متقی مومن (آل میں شامل ہے)۔ البتہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔[1]

علامہ ابو بکر ابن العربی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ (سالِ وفات:543ھ) فرماتے ہیں: "المراد بالآل في التشهد الأزواج ومن حرمت عليهم الصدقة ويدخل فيهم الذرية، فبذلك يجمع بين الأحاديث۔۔۔**وقيل المراد بالآل جميع الأمة، أمة الإجابة.** وقال: قال ابن العربي مال إلى ذلك مالك، واختاره الأزهري، وحكاه أبو الطيب الطبري عن بعض الشافعية، ورجَّحه النووي في شرح مسلم، وقيّده القاضي حسين **والراغب بالأتقياء منهم** ويؤيده قوله تعالى ﴿اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ ترجمہ: آل سے مراد ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور وہ افراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، ان میں اولادِ پاک بھی داخل ہے، اس معنیٰ کے اعتبار سے اس طرح کی احادیث ایک مفہوم پر جمع ہو جائیں گی اور ایک قول یہ ہے کہ آل سے مراد تمام امت یعنی امتِ اجابت ہے اور امام ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی معنیٰ کی طرف مائل ہوئے ہیں اور اسی کو ازہری نے اختیار کیا اور اسی کو ابو الطیب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بعض شوافع سے حکایت کیا ہے اور اسی کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں ترجیح دی ہے اور قاضی حسین اور امام راغب رحمۃ اللہ علیہما نے لفظِ آل کو متقین کے ساتھ خاص کیا ہے، یعنی آل سے مراد محض متقی مومن ہیں اور اس قول کی تائید قرآنِ پاک کی اس آیت: "اللہ کے اولیا صرف متقی لوگ ہی ہیں" سے ہوتی ہے۔[2]

علامہ احمد بن محمد المعروف بابن الرفعۃ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ (سالِ وفات:710ھ) فرماتے ہیں: "أن الخلاف في الصلاة على آل الرسول صلى الله عليه وسلم جارٍ في الصلاة على إبراهيم عليه السلام۔۔۔فمن أصحابنا من قال: هم من اتبع دينه، وصدق بشريعته، لقوله

1... بحر المذہب، جلد2، صفحہ 67، مطبوعہ بیروت۔

2... القبس، صفحہ 356، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی۔

تعالی ﴿أَدۡخِلُوۤا آلَ فِرۡعَوۡنَ﴾ (المومن،46) وأراد من كان على دين فرعون۔۔۔وقيل: هم الأتقياء من المسلمين، لأنه عليه السلام سئل عن آله، فقال: ''كل مؤمن تقي'' ترجمہ: درودِ پاک میں جو اختلاف آلِ محمد کی مراد کے متعلق ہے، وہی اختلاف آلِ ابراہیم کی مراد میں جاری ہوگا، تو ہمارے اصحاب میں سے کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ آل سے مراد ہر وہ شخص ہے جو آپ کے دین کی اتباع کرتا ہے اور آپ کی شریعت کی تصدیق کرتا ہے (یعنی تمام امت)، جس طرح اللہ پاک کے فرمان: ''فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو'' میں آلِ فرعون سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو فرعون کے دین پر تھے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ تمام متقی مسلمان مراد ہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آل کے متعلق سوال کیا گیا، تو ارشاد فرمایا: ہر متقی مومن (مراد ہے)۔[1]

امام ابن حجر عسقلانی رَحۡمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡهِ (سالِ وفات:852ھ) فرماتے ہیں: ''واختلف في المراد بآل محمد في هذا الحديث فالراجح أنهم من حرمت عليهم الصدقة۔۔۔وقال أحمد المراد بآل محمد في حديث التشهد أهل بيته ۔۔۔ وقيل المراد بآل محمد أزواجه وذريته ۔۔۔ وقيل المراد بالآل ذرية فاطمة خاصة حكاه النووي في شرح المهذب وقيل هم جميع قريش حكاه بن الرفعة في الكفاية **وقيل المراد بالآل جميع الأمة امة الإجابة**'' ترجمہ: حدیثِ پاک میں لفظِ آلِ محمد کی مراد میں اختلاف ہے راجح یہ ہے کہ وہ افراد مراد ہیں جن پر صدقہ لینا حرام ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حدیثِ تشہد میں آلِ محمد سے مراد اہل بیت علیہم الرضوان ہیں اور ایک قول ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن اور اولادِ پاک کا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ خاص حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد مراد ہے، امام نووی نے شرح المہذب میں اس کو نقل کیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ تمام قریش مراد ہیں، اس کو ابنِ رفعہ نے کفایہ میں نقل کیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ تمام امتِ اجابت مراد ہے۔[2]

1... كفاية النبيه، جلد3، صفحہ 218، مطبوعہ بیروت۔

2... فتح الباری، جلد11، صفحہ 160، مطبوعہ بیروت۔

امام شمس الدین السخاوی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:902ھ) نے بھی "القول البدیع" میں تقریباً یہی کلام فرمایا ہے۔

علامہ احمد بن محمد القسطلانی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:923ھ) فرماتے ہیں: "والمرجح أن المراد بآل محمد هنا من حرمت عليهم الصدقة۔۔۔، وقيل **جميع أمة الإجابة**، ورجحه النووي في شرح مسلم **وقيد القاضي حسين بالأتقياء منهم**" ترجمہ: آلِ محمد کی مراد میں راجح قول یہ ہے کہ وہ افراد مراد ہیں جن پر صدقہ لینا حرام ہے اور ایک قول یہ ہے کہ تمام امتِ اجابت مراد ہے، اسی کو امام نووی علیہ الرحمۃ نے ترجیح دی ہے اور قاضی حسین علیہ الرحمۃ نے آل کی مراد کو متقین کے ساتھ خاص کیا ہے۔[1]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1052ھ) نے "لمعات التنقيح، جلد 3، صفحہ 58، مطبوعہ دار النوادر، دمشق" میں اور ملا علی القاری رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1014ھ) نے "مرقاۃ" میں فرمایا ہے اور الفاظ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں: "(وعلى آل محمد): قيل: الآل من حرمت عليه الزكاة كبني هاشم وبني المطلب، **وقيل: كل تقي آله**، ذكره الطيبي، **وقيل: المراد بالآل جميع أمة الإجابة**، وقيل: المراد بالآل الأزواج ومن حرمت عليه الصدقة ويدخل فيهم الذرية، وبذلك يجمع بين الأحاديث" ترجمہ: آلِ محمد کی مراد میں ایک قول یہ ہے کہ وہ افراد مراد ہیں جن کا زکوٰۃ لینا حرام ہے، جیسے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب اور ایک قول یہ ہے کہ آل سے مراد ہر متقی شخص ہے، علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو ذکر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ تمام امتِ اجابت مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن اور وہ افراد مراد ہیں جن کا صدقہ لینا حرام ہے اور اس میں اولادِ پاک بھی داخل ہو جائے گی، اس معنیٰ کے اعتبار سے اس طرح کی احادیث ایک مفہوم پر جمع ہو جائیں گی۔[2]

1... ارشاد الساری، جلد 5، صفحہ 361، مطبوعہ الامیریہ۔

2... مرقاۃ، جلد 2، صفحہ 740، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

ملا علی القاری رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ) فرماتے ہیں:" (وعلى آل محمد) قال الشافعي رحمه الله هم من حرمت عليهم الزكاة قال الدلجي ويؤيده قول الحسين بن علي إنا آل محمد لا نأكل أو لا يحل لنا الصدقة والأظهر أن المراد جميع أقاربه وأهل بيته وقيل أزواجه وذريته أو **جميع أمته** ورجحه النووي في شرح المهذب وقيده القاضي حسين بالأتقياء منهم في حديث البخاري وربما يقال أمة الإجابة **كلهم اتقياء فإن التقوى ترك الشرك**" ترجمہ: (آلِ محمد سے مراد کے متعلق) امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ افراد مراد ہیں جن کا زکوٰۃ لینا حرام ہے اور علامہ دلجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس قول کی تائید امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے اس فرمان: "ہم آلِ محمد صدقہ نہیں کھاتے یا فرمایا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں" سے بھی ہوتی ہے اور زیادہ ظاہر یہ قول ہے کہ تمام رشتہ دار، اہلِ بیت مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ازواجِ مطہرات اور اولادِ پاک رضی اللہ عنہم مراد ہے یا تمام امت مراد ہے، اسی قول کو امام نووی علیہ الرحمۃ نے شرح مسلم میں ترجیح دی ہے اور قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری کی حدیث میں آل کو متقین کے ساتھ خاص کیا ہے اور ایک قول یہ بھی کیا جاتا ہے کہ امتِ اجابت ساری ہی متقی ہے کہ شرک کو چھوڑ دینا بھی تقویٰ ہے۔[1]

علامہ سید احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1231ھ) فرماتے ہیں:"اللهم صل على محمد وعلى آل محمد" ذكره الفاسي وغيره، والمراد بالآل: **هنا سائر أمة الإجابة** مطلقا، وقوله صلى الله عليه وسلم: "آل محمد **كل تقي**" حمل على التقوى من الشرك" یعنی: درودِ پاک "اللهم صل على محمد وعلى آل محمد" میں لفظِ آل سے مراد مطلقاً ساری امتِ اجابت ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: ہر متقی شخص آلِ محمد میں داخل ہے۔ کا مطلب یہ ہو گا کہ شرک سے بچنے والا شخص بھی متقی ہے، لہذا ساری امت میں

1... شرح الشفا، جلد2، صفحہ 123، مطبوعہ بیروت۔

سے ہر مسلمان آل میں شامل ہے۔[1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود کے متعلق امت کے عمل کی چوتھی صورت:

امت کے اکابر علماء و مصنفین رحمہم اللہ علیہم اپنی کتابوں کے شروع میں خطبوں میں دعا و درود لکھتے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی بالخصوص ذکر کرتے ہیں۔

آئندہ صفحات میں ہم کتبِ عقائد، کتبِ تفسیر، کتبِ احادیث، شروح احادیث اور کتبِ فقہ کے خطبات کا کچھ حصہ نقل کر رہے ہیں جس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہم پر ضمناً اور تبعاً درود بھیجنا ہمیشہ سے امت کے ائمہ مجتہدین، متکلمین، مفسرین، محدثین، شارحین، فقہاء اور علماء رحمہم اللہ علیہم سب میں رائج رہا ہے۔ مزید تفہیم کے لیے جن کتابوں کے خطبات مذکور ہیں ان کے مصنفین کے ایام وفات بھی لکھے جا رہے ہیں تاکہ یہ بھی معلوم ہو جائے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہم پر درود و سلام کا معمول اسلام کی چودہ سو سال کی پوری تاریخ کا معمول ہے اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ آنے والی کتابوں کا انتخاب محض ایک سرسری انتخاب ہے، ورنہ اگر سینکڑوں تفاسیر، سینکڑوں کتبِ احادیث اور دیگر علوم و فنون کی کتابوں کو سامنے رکھ کر خطبات جمع کیے جائیں، تو ہزاروں کتابوں میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہم پر درود کے ہزاروں صیغے مل جائیں گے، لیکن سمجھنے سمجھانے کے لیے تقریباً 73 کتابوں کے حوالے پیش کر رہا ہوں۔

کتبِ عقائد سے خطبات

ذیل میں کتبِ عقائد کے خطبات لکھے جاتے ہیں، جن میں صحابہ کرام اور اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تبعاً درود و سلام یا درود یا سلام بھیجا گیا ہے۔

(1) **"الفقه الأبسط"**: امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:150ھ/767ء)

1 ... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ 12، مطبوعہ بیروت۔

لکھتے ہیں: "الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد **وآله وصحبه أجمعين**"

(2) **" كتاب التوحيد"** : امام اہلسنت ابو منصور ماتریدی رَحۡمَۃُاللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:333ھ/944ء) لکھتے ہیں: "الحمد لله الذي كل حمد حمد به من دونه فراجع بالحقيقة إليه حمدا يوافي نعمه ويكافئ من يده ويبلغ رضاه ونسأله أن يصلي على من ختم به الرسالة وعلى إخوانه من المرسلين **وعلى أوليائه أجمعين**" (یہاں بھی اولیاء کے ضمن میں صحابہ کرام شامل ہیں۔)

(3) **"الامامة و الرد على الرافضة "** : ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی رَحۡمَۃُاللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:430ھ/1038ء) لکھتے ہیں: "الحمد لله الموفق المعين وصلى الله على محمد الأمين وعلى الصفوة **من صحابته وآله أجمعين**"

(4) **"الاشارة فى اصول الكلام"**: محمد بن عمر فخر الدین رازی رَحۡمَۃُاللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:606ھ/1209ء) لکھتے ہیں: "الحمد لله رب العالمين ونصلي ونسلم على المبعوث رحمة للعالمين، وعلى آله الطاهرين، **وصبحه الكرام المهتدين**، ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين"

(5) **"شرح العقائد النسفية "**: علامہ سعد الدین تفتازانی رَحۡمَۃُاللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:791ھ/1388ء) لکھتے ہیں: "الحمد لله المتوحد بجلال ذاته وكمال صفاته المتقدس فى نعوت الجبروت عن شوائب النقص وسماته والصلاة على نبيه محمد المؤيد بساطع حججه وواضح بيناته **وعلى آله واصحابه** هداة طريق الحق وحماته"

(6) **"شرح المقاصد"**: علامہ سعد الدین تفتازانی رَحۡمَۃُاللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 791ھ/1388ء) لکھتے ہیں: "الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا ونبينا

محمد وعلی آله الطیبین الطاھرین **وصحبه الکرام المنتجبین**"

(7)**"الفرائد فی حل شرح العقائد"**: امام کمال الدین محمد بن ابی شریف رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:906ھ/1500ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ وبحمده یستفتح الکلام ۔۔۔ واشھد ان نبینا محمدا عبد اللہ ورسوله ھو لامة بدر التمام، وللانبیاء مسک الختام، المصطفی من الرسل والمجتبی من الانام صلی اللہ وسلم وبارک علیه وعلی آله البررة الکرام، **وصحبه الائمة الاعلام**، والتابعین، ومن تبعھم باحسان"

(8)**"النکت والفوائد علی شرح العقائد"**: علامہ برہان الدین ابراہیم بن عمر البقائی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:885ھ/1480ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی الھادی الی الطریق القویم والمنھج السلیم سیدنا محمد وعلی آله الطیبین الطاھرین **وصحابته الغر المیامین** والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین"

(9)**"المسامرة"**: علامہ قاسم بن قطلوبغا الحنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 878ھ / 1473ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ **علی سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین**"

(10)**"المسایرة"**: علامہ کمال بن ابو شریف بن الھمام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:905ھ/1499ء) لکھتے ہیں:"حمدا لمن رسم علی صفحات الکائنات دلائل توحیده۔۔۔والصلاة والسلام علی افضل من حباه من فضله بمزیده محمد المصطفی **وآله واصحابه القائمین بنصر دین اللہ وتائیده** وتابعی سنته وجماعة صحابته"

(11)**"شرح العقائد العضدیة"**: محمد بن اسعد الصدیق جلال الدین الدوانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:918ھ/1512ء) لکھتے ہیں:"یامن وفقنا لتحقیق العقائد الاسلامیه وعصمنا عن التقلید فی الاصول والفروع الکلامیة، صل علی سیدنا محمد المؤید بقواطع الحجج والبرھان، المشید بلوامع السیف والسنان، **وعلی آله واصحابه الاعیان**

المبشرين بالدخول والخلود في غرف الجنان“

(12)**"ادلة معتقد ابی حنیفة فی ابوی الرسول علیه الصلاة والسلام":** علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:”الحمد لله الذي خص من شاء من عباده في عالم القضاء بالإيمان وهداه بجوده إلى معرفة نور وجوده وظهور شهوده في مقام العرفان ومرام الإحسان والصلاة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا وسندنا محمد من أولاد عدنان وآله الكرام **وأصحابه الفخام إلى يوم القيام** وعلى أتباعه خلاصة أهل الأديان“

(13)**"حاشیة الکورانی علی شرح التفتازانی" :** ملا الیاس الکورانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1138ھ/1725ء) لکھتے ہیں:”الحمد لله المنعم بفضل منه وجزيل عطائه والصلاة والسلام على افضل خلقه ومن لا نبي بعده محمد **وعلى آله وصحبه** ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين“

(14)**"العقیدة الحسنه":** شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1174ھ/1760ء) لکھتے ہیں:”الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين **وآله واصحابه أجمعين**“

(15)**"المعتقد المنتقد":** علامہ فضل رسول قادری برکاتی بدایونی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1289ھ/1872ء) لکھتے ہیں:”الحمد لمن يستحيل عليه كل صفة لا نقص فيها ولا كمال۔۔۔والصلوة والسلام على انبيائه المخصوصين بالعصمة۔۔۔خصوصا على خاتم النبيين۔۔۔سيدنا ومولانا محمد **وآله واصحابه أجمعين**“

کتبِ تفاسیر سے خطبات

(16)**"تفسیر التستری" :** ابو محمد سہل بن عبد اللہ تستری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ

وفات:283ھ /896ء)لکھتے ہیں:"بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم"

(17)**"تفسير الثعلبي":** ابو زید ثعلبی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:886ھ/1471ء)لکھتے ہیں:"ونسأله أن يصلي على محمد خير الأنام، **وعلى آله البررة الكرام، وأصحابه أنجم الظلام، إنه الملك السلام**"

(18)**"تفسير الراغب الاصفهانى":** ماہرِ مفرداتِ قرآن، امام راغب اصفہانی(سالِ وفات:502ھ /1108ء)لکھتے ہیں:"وصلى الله على النبي محمد **وأوليائه**"(یہاں بھی اولیاء کے ضمن میں صحابہ کرام شامل ہیں۔)

(19)**"الجامع لاحكام القرآن":** شمس الدین ابو عبد اللہ علامہ قرطبی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:671ھ /1273ء)لکھتے ہیں:"بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين وصلى الله على سيدنا محمد **وآله وصحبه وسلم تسليما**"

(20)**"تفسير خازن":** امام علاؤ الدین محمد بن علی المعروف امام خازن رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:741ھ /1341ء)لکھتے ہیں:"صلى الله عليه وسلم **وعلى آله وأصحابه** كما أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا"

(21)**"الدر المنثور في التفسير بالمأثور":** علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:911ھ /1505ء)لکھتے ہیں:"صلى اللهُ وَسلم عَلَيْهِ **وعَلى آله وَصَحبه ذَوي الْعلم الْمَرْفُوع وَالْفضل الْمَشْهُور** صَلَاة وَسلَامًا دائمين ممر اللَّيَالِي والدهور"

(22)**"تفسير ابى السعود":** ابو السعود علامہ محمد بن محمد عمادی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:982ھ /1574ء)لکھتے ہیں:"صلى الله عليه **وعلى آله الأخيار وصحبه الأبرار ما تناوبت الأنواء وتعاقبت الظلم والأضواء** وعلى من تبعهم بإحسان مدى الدهور

والأزمان"

(23)**"تفسیر روح المعانی"** : شہاب الدین علامہ محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1270ھ /1853ء) لکھتے ہیں:" وصلاة وسلاما على أول درة أضاءت من الكنز المخفي في ظلمة عماء القدم. فأبصرتها عين الوجود۔۔۔ **وعلى آله وأصحابه مطالع أنوار التنزيل ومغارب أسرار التأويل الذين دخلوا عكاظ الحقائق بالوساطة المحمدية**"

(24)**"حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی"**: علامہ شہاب الدین احمد خفاجی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1069ھ /1658ء) لکھتے ہیں:"صلى الله عليه **وعلى آله وأصحابه عرانين الكرم ومصابيح الدجى والظلم، حماة بيضة الهدى**"

(25)**"تفسیر النیسابوری"**: نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین نیشاپوری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:850ھ /1446ء) لکھتے ہیں:"والصلاة والسلام على عبيدك المخصوصين بتأييدك۔۔۔ولا سيما المصطفى محمد الذي أشرق في سماء النبوة بدرا۔۔۔سيد الثقلين ۔۔۔ ورسول رب العالمين ۔۔۔ صلى الله عليه **وعلى آله مفاتيح الجنة وأصحابه مصابيح الدجنة وسلم تسليما كثيرا**"

(26)**"تفسیر ابن ابی حاتم"**: امام ابنِ ابی حاتم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:327ھ /938ء) لکھتے ہیں:"نشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله، **صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا**"

کتبِ احادیث سے خطبات

ذیل میں کتبِ احادیث سے اور شروح احادیث سے خطبات نقل کیے جارہے ہیں، جن میں صحابہ کرام اور اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تبعاً درود و سلام بھیجا گیا ہے۔

(27)"**مسند احمد**": الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:241ھ / 855ء) لکھتے ہیں:" بسم اللہ الرحمن الرحیم ، رب یسر و اعن یا کریم صلی اللہ **علی محمد والہ وصحبہ وسلم**"

(28)"**سنن دارمی**": الامام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل الدارمی، التمیمی السمرقندی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:255ھ / 869ء) لکھتے ہیں:"اللھم صلی علی النبی محمد **وعلی الہ وصحبہ وسلم**"

(29)"**سنن ابو داؤد**": امام ابو داوٗد سلیمان بن الاشعث السجستانی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سال وفات:275ھ / 888ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ علی نعمہ الجمۃ و اشھدا ن لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شھادۃ تزیج کل کرب وغمۃ واشھدان سیدنا محمدا.......صلی اللہ علیہ وسلم **وعلی الہ وصحبہ المخصوصین بعلو الھمۃ**"

(30) "**المعجم الصغیر للطبرانی**": امام ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:360ھ / 971ء) لکھتے ہیں :" الحمد للہ رب العالمین **وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم**"

(31)"**شعب الایمان**": امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی نیشاپوری رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:458ھ / 1066ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ رب العالمین وصلاتہ وسلامہ علی سیدنا محمد **وعلی الہ وصحبہ اجمعین** صلاۃ دائمۃ الی یوم الدین"

(32)"**شرح السنۃ للبغوی**": امام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء بغوی الشافعی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:516ھ / 1122ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ الذي لم يتخذ ولدا، ولم يكن له شريك في الملك، وخلق كل شيء فقدره تقديرا...وصلى الله على محمد سيد المرسلين، وإمام المتقين، وخاتم النبيين في كل ساعة ولحظة...وعلى إخوانه من النبيين والمرسلين والملائكة المقربين، **وعلى أزواجه وذريته، وأصحابه وعترته،**

وعلی متبعی سنته، وأهل إجابة دعوته بمنه وفضله وسعة رحمته"

(33) "**نصب الرایة**": امام حافظ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد زیلعی حنفی مصری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 762ھ / 1360ء) لکھتے ہیں: "بسم اللہ الرحمن الرحیم وبه نستعین وصلی اللہ علی سیدنا محمد **وآله وصحبه وسلم**"

(34) "**اثار سنن**": علامہ محمد بن علی النیموی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1322ھ / 1904ء) لکھتے ہیں: "نحمدک یا من جعل صدورنا مشکاۃ لمصابیح الانوار ونور قلوبنا بنور معرفة معانی الاثار ونصلی ونسلم علی حبیبک المجتبی المختار ورسولک المبعوث بصحاح الاخبار **وعلی اله الاخیار واصحابه الکبار** ومتبعیهم الذین اختاروا سنن الهدی واستمسکوا باحادیث سید الابرار"

(35) "**مجمع بحار الانوار**": علامہ طاہر حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 984ھ) لکھتے ہیں: "الحمد للہ الذي هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا أن هدانا اللہ، لقد جاءت رسل ربنا بالحق...ونصلی علی رسوله سیدنا محمد المصطفی...**وعلی جمیع صحبه المبلغین لکلماته**، والمبینین لأنواره الهادین المهدیین وآله وأهل بیته"

(36) "**کشف الخفاء**": علامہ اسماعیل العجلونی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1162ھ) لکھتے ہیں: "الحمد للہ الذي حفظ السنة المصطفویة بأهل الحدیث، والصلاة والسلام علی نبینا محمد المرسل بأصدق الکلام والحدیث، **وعلی آله وأصحابه** الذین أعزوا دینه الصحیح بسیرهم في نصرته السیر الحثیث، وعلی التابعین لهم بإحسان وسائر المؤمنین في القدیم والحدیث"

(37) "**الجامع الصغیر**": امام اجل جلال الدین السیوطی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سالِ وفات: 911ھ / 1505ء) لکھتے ہیں: وأشهد أن لا إله إلا اللہ وحده لا شریک له ... واشهد ان

سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ۔۔۔۔**صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ**"

شروحاتِ احادیث سے خطبات

(38)**"عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری"**: شارِحِ بخاری، علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:855ھ/1451ء) لکھتے ہیں:" (والصلاۃ) علی من بعث بالدین الصحیح الحسن والحق الصریح السنن الخالی عن العلل القادحۃ ...**وعلی آلہ وصحبہ الکرام مؤیدی الدین ومظهری الإسلام** وعلی التابعین بالخیر والاحسان وعلی علماء الأمۃ فی کل زمان"

(39)**"فتح الباری شرح البخاری"**: حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:852ھ/1449ء) لکھتے ہیں:" صلی اللہ علیہ **وعلی الہ وصحبہ یوث الندی** ولیوث العدا صلاۃ وسلاما دائمین من الیوم الی ان یبعث الناس غدا"

(40)**"ارشاد الساری شرح البخاری"**: علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:923ھ/1517ء) لکھتے ہیں:"وأشهد أن سیدنا محمدًا عبدہ ورسولہ المرسل بصحیح القول وحسنہ رحمۃ لأهل أرضہ وسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم **وعلی آلہ وأصحابہ وخلفائہ آمین**"

(41)**"إکمال المعلم بفوائد مسلم"**: امام ابو الفضل قاضی عیاض بن موسی بن عیاض (سالِ وفات:544ھ/1149ء) لکھتے ہیں:"بسم اللہ الرحمن الرحیم**صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین**"

(42)**"المجموع شرح المهذب"**: امام شرف الدین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:676ھ/1277ء) لکھتے ہیں:"الحمدللہ البر الجواد الذی جلت نعمہ عن الإحصاء بالأعداد....وأشهد أن لا إلہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ الواحد القهار. الکریم الغفار وأشهد أن محمدا عبدہ ورسولہ. وحبیبہ وخلیلہ المصطفی بتعمیم دعوتہ

ورسالته۔۔۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ **وعلی إخوانہ من النبیین وآل کل وسائر الصالحین.** وتابعیهم بإحسان إلی یوم الدین (أما بعد)"

(43)**"شرح النووی علی المسلم":** امام شرف الدین نَوَوِی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:676ھ/1277ء) لکھتے ہیں:"صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی سائر النبیین **وآل کل وصحابتهم** والتابعین وسائر عباد اللہ الصالحین"

(44)**"مرقاۃ المفاتیح":** علامہ علی قاری حنفی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ الذی فتح قلوب العلماء بمفاتیح الایمان وشرح صدور العرفاء بمصابیح الایقان وافضل الصلوات واکمل التحیات علی صدور الموجودات و بدر المخلوقات۔۔۔**وعلی آلہ واصحابہ حملة علومه ونقلة آدابه۔۔۔**"

(45)**"فیض القدیر":** تاج العارفین علامہ عبد الرؤف مناوی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1031ھ/1621ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ الذي جعل الإنسان هو الجامع الصغیر فطوی فیه ما تضمنه العالم الأکبر الذی هو الجامع الکبیر۔۔۔والصلاة والسلام علی اعلی العالمین منصبا وانفسهم نفسا وحسبا۔۔۔**ثم علی من التزم العمل بقضیة هدیة العظیم المقدار من المهاجرین والانصار والتابعین لهم الی یوم القرار**"

(46)**"نخب الافکار":** شارِح بخاری، علامہ بدر الدین عینی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:855ھ/1451ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ، وأشکرہ شکرا کثیرا، والصلاة والسلام علی من بعث بشیرا ونذیرا، وداعیا إلی اللہ باذنه وسراجا منیرا، محمد المصطفی ناسخ الملل، وخاتم الأنبیاء والرسل، **وعلی آله وصحبه الطیبین الطاهرین**، والرضوان علی علماء الدین، ومن تبعهم من المسلمین"

(47)**"شرح سنن أبي داؤد لابن رسلان":** علامہ ابن رُسلان شہاب الدین مقدسی رملی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:844ھ/1440ء) لکھتے ہیں:"﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وبہ الإعانة، والتوفیق، والھدایة، الحمد للہ ربِّ العَالمین، اللھم صَل علی محمد **وعلی آل محمد وآلہ وصحبہ وسَلم**، أشھَد أن لا إلہ إلا اللہ وحدَہ لا شریك لہٗ، وأشھدُ أن محمدًا عَبدہ ورسُولہٗ"

(48) **"لمعات التنقیح"**: مُحقِّق علی الاِطْلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1052ھ / 1642ء) لکھتے ہیں:"اللھمّ فصل وسلم، وزِدْ وبَارِكْ و کَرِّمْ علی ھذا النبيّ الکبیر الکریم... **وعلی آلہ وأصحابہ** وأتباعہ أجمعین"

(49) **" نزھة القاری شرح البخاری "**: فقیہِ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1421ھ / 2000ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ علی تواتر آلائہ وتسلسل نعمائہ والصلوۃ والسلام علی سید انبیائہ احب احبائہ **وعلی الہ و صحبہ اکرم امتہ واعزاعزائہ**"

(50) **"تفھیم البخاری شرح البخاری"**: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1422ھ / 2001ء) لکھتے ہیں:" الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء وامام المرسلین **وعلی الہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الکاملین**"

(51) **"التوضیح لشرح الجامع الصحیح"**: امام سراج الدین ابو حفص عمر بن علی الشافعی المعروف امام ابن الملقن (سالِ وفات:804ھ / 723ء) لکھتے ہیں: "أحمدُ اللہ علی توالی إنعامہ، وأشکرہ علی ترادف أفضالہ، بنفی الزیغ والتحریف عن کلام أشرف أصفیائہ... وأشھد ان لا إلہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ، وأنّ محمد عبدہ ورسولہ، خاتمَ رسلہ ومِسْكَ ختامِہِ، صلی اللہ علیہ وسلم **وعلی آلہ وصحبہ صلاۃً مقرونہ بسلامہ**"

(52) **"شرح مسند أبي حنیفة"**: علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ

وفات:1014ھ /1605ء)لکھتے ہیں:”الحمد لله الذي هدانا إلى الملة الحنيفة السمحاء، وبين لنا طرق الشريعة والحقيقة بواسطة الأنبياء والعلماء والأصفياء، والصلاة والسلام على سيد الرسل وسند الأولياء **وعلى آله وأصحابه نجوم الاقتداء والاهتداء**“

کتبِ فقہ سے خطبات

ذیل میں کتبِ فقہ کے خطبات نقل کیے جارہے ہیں، جن میں صحابہ کرام اور اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تبعاً درودو سلام بھیجا گیا ہے۔

(53)"**الكسب**": مہذِّب مذہبِ مہذَّب، امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:189ھ /804ء)لکھتے ہیں:”بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، **وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين**“

(54)"**جامع الصغير**":امام محمد بن الحسن الشیبانی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:189ھ) لکھتے ہیں:”بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين وصلاته على سيدنا محمد وعلى آله **وأصحابه أجمعين**“

(55)" **النتف في الفتاوى** ": امام ابو الحسن علی السغدی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:461ھ /1068ء)لکھتے ہیں :”وبه نستعين الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم وصلى الله على سيدنا محمد **وآله وأزواجه وأصحابه أجمعين** “

(56)"**المبسوط**":امام شمس الائمہ السرخسی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:483ھ / 1090ء)لکھتے ہیں:”بسم الله والحمدلله والصلاة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد **وعلى آله وصحبه** وسلم تسليما كثيرا“

(57)"**تحفة الفقهاء**":امام ابو بکر علاؤ الدین السمرقندی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ

وفات:540ھ/1145ء) لکھتے ہیں:" بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وسلم الحمد للہ حمدہ، والصلاۃ علی رسولہ " محمد " أفضل عبیدہ، **وعلی آلہ وأصحابہ من بعدہ**"

(58)" **بدائع الصنائع** ": ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:" الحمد للہ العلی القادر القوي القاھر الرحیم الغافر الکریم والصلاۃ والسلام علی المبعوث بشیرا ونذیرا وداعیا إلی اللہ بإذنہ وسراجا منیرا محمد سید المرسلین، وإمام المتقین **وعلی آلہ الأبرار، وأصحابہ المصطفین الأخیار** ملخصاً"

(59)" **الاختیار لتعلیل المختار** ": علامہ مجد الدین موصلی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:683ھ/1284ء) لکھتے ہیں:"أشھد أن لا إلہ إلا ھو شھادۃ أعدھا لیوم لقائہ، وأشھد أن محمدا عبدہ ورسولہ سید رسلہ، وخاتم أنبیائہ صلی اللہ علیہ **وعلی آلہ وأصحابہ وأصفیائہ**"

(60)" **اللباب في الجمع بین السنة والکتاب** ": علامہ جمال الدین الخزرجی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:686ھ/1287ء) لکھتے ہیں:" بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی آلائہ ونعمائہ، ۔۔۔۔صلی اللہ علیہ **وعلی آلہ وأزواجہ وأصحابہ وخلفائہ**، ورضی اللہ عن الائمۃ المھدیین من أمنائہ"

(61)"**تبیین الحقائق** ":علامہ فخر الدین الزیلعی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 743ھ/1342ء) لکھتے ہیں:"الحمد للہ الذي شرح قلوب العارفین بنور ھدایتہ، وعلی من ختم بہ الرسالۃ أفضل صلاتہ وتحیتہ محمد المصطفی المخصوص بإظھار ملتہ علی الملل کلھا ودوام شریعتہ إلی آخر الدھر ونھایتہ، **وعلی آلہ الکرام وجمیع صحابتہ وعلی التابعین لھم إلی یوم الدین بإحیاء سنتہ**"

(62)"**العنایة**": علامہ اکمل الدین البابرتی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:786ھ/

1384ء) لکھتے ہیں:" بسم اللہ الرحمن الرحيم الحمد لله الذي هدانا في البداية لمعرفة الهداية ـــــــ وأصلي على من اصطفاه الله للرسالة، فكان خازنا على وحيه حاميا أمينا، وحباه بمعرفة أم الكتاب معدن الأنوار والأسرار فكان إماما حاويا مبينا، محمد المبعوث إلى الأسود والأحمر بالكتاب العربي المعجز المنور، **وعلى آله وأصحابه القائمين بنصرة الدين القويم الأزهر،** والصفوة المجتهدين من أمته الوارثين لعلمه العزيز الأنور"

(63)"**الجوهرة النيرة**": علامہ ابو بکر الزبیدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 800ھ /1397ء) لکھتے ہیں:" بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله لا حول ولا قوة إلا بالله وما توفيقي إلا بالله والصلاة والسلام على رسول الله سيدنا محمد بن عبد الله وعلى جميع أنبياء الله وملائكة الله **ورضى الله عن الصحابة أولياء الله وعن التابعين لهم في دين الله**"

(64)"**فتح القدير**" : امام کمال الدین ابن الہمام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:861ھ / 1456ء) لکھتے ہیں:" بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين على ما ألهم وعلم من العلم ما لم نعلم والصلاة والسلام على خير خلقه محمد النبي الأكرم، المبعوث إلى سائر الأمم بالشرع الأقوم والمنهج الأحكم **صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم**"

(65)" **لسان الحكام** ": علامہ ابن الشحنۃ الحلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:882ھ /1477ء) لکھتے ہیں:" وأشهد أن محمدا عبده ورسوله الذي اختاره على جميع خلقه واصطفاه صلى الله عليه **وعلى آله وأصحابه الثقات** النقاه صلاة ينال بها قائلها في الدنيا والآخرة جميع ما يتمناه"

(66)" **درر الحكام** ": مولانا محمد بن فرامرز خسرو رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:885ھ / 1480ء) لکھتے ہیں:"الحمد لله الذي أحكم أحكام الشرع القويم بمحكم كتابه وأعلى

أعلام الدين المستقيم بمعظم خطابه **والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وأصحابه المتطهرين عن النقائص**"

(67)" **البحر الرائق** ": علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں:"بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي دبر الأنام بتدبيره القوى، وقدر الأحكام بتقديره الخفي۔۔۔۔۔۔ و فضل نبيه بالعلم تفضيلا وأنزل عليه القرآن تنزيلا صلى الله عليه **وعلى آله كنوز الهدى وعلى أصحابه بدور الدجى** "

(68)" **النهر الفائق** ": علامہ سراج الدین ابن نجیم حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1005ھ/1596ء) لکھتے ہیں:"الحمد لك يا من أظهر ما شاء لمن شاء من كنوز هدايته۔۔ وأصلي وأسلم على نهاية خلاصة الأصفياء وخيرة نخبة العظماء من الأنبياء محمد المختار من خيار الأخيار، **وعلى آله وصحبه الكرام الأبرار** ما تكرر الليل والنهار، وتواصلت قطرات الأمطار في الأقطار وتواصلت أبكار نفائس الأفكار "

(69)" **مراقي الفلاح** ": علامہ حسن بن عمار الشرنبلالی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1069ھ/1658ء) لکھتے ہیں:"بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي شرف خلاصة عباده بوراثة صفوة خير عباده۔۔۔ وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله النبي الكريم القائل: تعلموا العلم وتعلموا له السكينة والحلم **وعلى آله وأصحابه القائمين بنصرة الدين في الحرب والسلم**"

(70)" **مجمع الأنهر** ": علامہ عبد الرحمن شیخی زادہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1078ھ/1667ء) لکھتے ہیں:"والصلاة على أشرف الخلائق الانسية ومجمع الخلائق الانسية وطور التجليات الاحسانية ومهبط الأسرار الروحانية وترجمان لسان القدم

ومنبع العلم والحلم والحکم سیدنا محمد ...**وعلی آله وأصحابه الذین هم قاطعوا دابر أهل الضلالة وقالعوا عرق أهل الغواية والجهالة**"

(71)"**فتاوی عالمگیری**": علمائے کرام کی ایک منتخب جماعت نے اسے سن 1118 ہجری میں جمع فرمایا اس کے خطبے میں ہے:"والصلاة والسلام علی مصلی مضمار الرسالة بعثة وزمانا، ومجلی میدان الدلالة رتبة ومکانا ... الذي بعثه الله حجة علی الجاحدین وختم به باب النبوة علی المرسلین **وعلی آله الکرام وأصحابه العظام کلهم أجمعین**"

(72)"**حاشیة الطحطاوی علی مراقي الفلاح**": علامہ احمد بن محمد الطحطاوی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں:"والصلاة والسلام علی سیدنا محمد أفضل مخلوق **وعلی آله وصحبه القائمین بالحقوق**"

(73)"**العقود الدرية**":علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ) لکھتے ہیں:"أحمد الله علی آلائه وأشکره علی تواتر نعمائه وأصلي وأسلم علی خاتم أنبیائه سیدنا محمد خیر أصفیائه **وعلی آله وصحبه**"

خلاصہ کلام: اوپر بیان کردہ تفصیلات و دلائل وخطبات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ اہل بیت علیہم الرضوان کے علاوہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحبت یافتگان، آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے، مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سچے جانثار، دین نبوی کو اگلی نسلوں تک جانفشانی سے منتقل کرنے والے مخلص مبلغین، امت تک قرآن وحدیث پوری دیانت داری سے پہنچانے والے حضرات یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بالتبع درود بھیجنا جائز و مستحب ہے اور یہ قرآن و حدیث کے روشن دلائل، تابعین و ائمہ دین کے فرامین، امت مسلمہ کے متواتر و دائمی عمل، ائمہ

مجتہدین کی تحاریر، مفسرین کی تصریحات، محدثین کی روایات، شارحین کی تشریحات، متکلمین کی مباحث وکلام، فقہاء کے جزئیات اور علماء وصوفیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نفیس کلمات سے ثابت ہے۔
ان تمام دلائل کی موجودگی میں اس کا انکار وہی کرے گا کہ جس کے دل میں کوئی کجی اور عقیدے میں خرابی ہوگی۔ اللہ تعالی ہمیں صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی سچی غلامی اور اس پر استقامت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیث پاک

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" من أحب أصحابی وأزواجی وأحبابی وأهل بیتی ولم یطعن فی أحد منهم وخرج من الدنیا علی محبتهم کان معی فی درجتی یوم القیامة" ترجمہ: جس نے میرے صحابہ، میری ازواج، میرے احباب، میرے اہلبیت (رضی اللہ عنہم) سے محبت کی، ان میں سے کسی ایک کے ساتھ طعنہ زنی نہیں کی اور دنیا سے اس حال میں گیا کہ ان سے محبت کرتا تھا، وہ قیامت والے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہو گا۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، الفصل الاول، جلد ۱۱، صفحہ ۶۴۷، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net